لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین
القرآن الحکیم

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۲۰
کلکتہ : چہارشنبہ ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۳۰ ہجری
Calcutta: Wednesday, November 27, 1912.
جلد ۱

لا تهنوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مومنین — القرآن الحکیم

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad

7-1, MacLeod Street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۰ — کلکتہ : چہارشنبہ ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۳۰ ہجری — جلد ۱

Calcutta: Wednesday, November 27, 1912.

فہرس

شذرات ۱
افکار و حوادث ۳
مقالۂ افتتاحیہ
عید اضحی نمبر (۲) ۵
مقالات
الاسلام و الاصلاح نمبر (۳) ۸
مراسلات
دعوۃ اصلاح مسلمین (۲) ۹
فکاهات
مسئلۃ العاق ۹
شئون عثمانیہ
جنگ یا ایک پر اسرار طلسم ۱۱
بلغاری فتوحات کی تکذیب ۱۲
عربی و ترکی ڈاک ۱۲
بقیہ شذرات ۱۳
فہرست زراعانہ ہلال احمر نمبر (۲) ۱٦
اقرار حقیقت (مسٹر ار اشمیڈ بارٹلت کی شہادت) ضمیمہ

تصاویر

کمانڈر عبد اللہ پاشا -
غازی محمد مختار پاشا -
یونانی جہاز ترک افسروں کے قبضے میں -
چند ترک لڑکوں کا جنگی کھیل اور ایک بدحواس یونانی -

افسوس اور تعجب ہے کہ اس وقت تک ہم بدھ کے تار کے نہایت اضطراب کے ساتھہ منتظر رہے ، مگر ابتک کوئی خبر نہیں آئی - غالباً اسکا سبب یہ ہوگا کہ کوئی اہم واقعہ پیش نہیں آیا - اگر رسالے کے ڈاک میں پڑنے کے وقت تک بھی آگئی ، تو روز اسکے ضمیمے میں داخل کرکے فوراً ہر پرچے کے اندر رکھدی جاے گی - اگر اشاعت کے بعد آئی جب بھی انشاء اللہ علیحدہ ضمیمے کی صورت میں تمام خریداروں تک پہنچادی جاے گی - صرف کے طرف سے ہماری آنکھیں بند ہیں ، اور جب تک اسکے تیس میں ہے بند رہیں گی -

شذرات

کفر از کعبہ یہ کیا قیامت ہے کہ علی گڈہ میں ہندوستان سے باہر کی ایک جنگ کی نسبت جلسہ منعقد کیا گیا ، اکثر ارکان کالج اور مقامی ٹرسٹی اسمیں شریک ہوے ، اور یہاں تک اس پیمان شریعت کے عہد شکنوں کا عدوان بڑھا کہ علانیہ چندے تک ترکوں کے لیے دیے گیے : اقتربۃ الساعۃ وانشق القمر :

چو کفر از کعبہ بر خیزد ، کجا ماند مسلمانی ؟

بدعتوں کو اب کیا رویے کہ کفر تک نوبت پہنچ گئی ہے - حیران ہیں کہ نصوص قطعیہ اور دلائل صریحۂ شرعیہ کی یہ علانیہ خلاف ورزی کیونکر روا رکھی گئی ؟ افسوس ! آج کوئی نہیں جو گمرا ہان راہ کی رہنمائی کرے زیادہ حسرت اسپر ہے کہ ابھی کچھہ ایسا زمانہ بھی انحطاط و تنزل کا نہیں گذرا ہے ، صدر اول کے صحبت یافتہ - بحمد للہ - اب تک موجود ہیں ، اور متبعان سنت اولین کی بھی بظاہر کمی نہیں :

هست مجلس براں قرار کہ بود !
هست مطرب براں ترانہ هنوز !

تہذیب الاخلاق کی اشاعت اول میں سید صاحب مرحوم نے ایک مضمون " شیخ الاسلام " کے عہدے اور اسکے اختیارات کی نسبت لکھا تھا ، اس میں لکھتے ہیں کہ "ہندوستان کے مسلمانوں کا مذہباً یہ فرض ہے کہ اپنے پادشاہ کے ہمیشہ تابع رہیں ، گو وہ ترکوں کے ساتھہ کیسی ہی ہمدردی رکھتے ہوں اور گو ترکی میں اور خود قسطنطنیہ میں کچھہ ہی ہوا کرے "

سنہ ۹۷ میں جب ترکی نے یونان پر فتح پائی تو بمبئی کے مسلمانوں نے کہ مسلمان تھے اسلیے مسلمانوں کی فتح اور کفار کی ہزیمت سے خوش ہوتے تھے سلطان المعظم کی خدمت میں مبارک بادی کا ایک تار بھیجا ، اسپر سید صاحب کو اسقدر غصہ آیا

که انهوں نے علي گڈه انسٹیٹیوٹ گزٹ میں (یعنے یہي آجکل کے انسٹیٹیوٹ گزٹ میں) ایک مضمون لکھا ' جسمیں اس حرکت کو "خفیف الحرکتي" سے تعبیر کیا تھا ' نیز لکھا تھا که هم کو صرف اپني گورنمنٹ سے سروکار رکھنا چاهیے اور جو کچهه کرنا چاهیے اسکي رضا اور حکم سے ' بمبئي کے مسلمانوں کو هرگز نہیں چاهیے تها که تاج برطانیه کے محکوم هوکر ترکي کو مبارک باد دیں -

اس پرچے کي تاریخ اشاعت دفتر "چودهویں صدي" کے ریکارڈ سے ملسکتي هے -

سنه ۱۹۰۵ میں انگریزي گورنمنٹ نے ترکي سے باسم مصر (طابه) حاصل کر لینا چاها ' اور نوبت یہاں تک پہنچي که جنگي بیڑوں کو حرکت دیدي گئي ' اسپر هندوستان کے اکثر مقامات میں مسلمانوں نے جلسے کیے اور رزولیوشن پاس کیے که برطانیه کي روش انکے لیے سخت دل آزار هے ' علي گڈه میں بهي بعض لوگوں نے ایک جلسه کردیا - جلسے کي جب کارروائي چهپي ' تو بزرگان علي گڈه کو کهٹکا هوا که علي گڈه کے نام سے کہیں یه نه سمجهه لیا جاے که وابستگان کالج بهي خدا نخواسته اس کفر میں شریک هیں - فوراً مقامي ارکان کي ایک کمیٹي منعقد هوي اور انکار و تبري کا ایک تار پایونیر میں چهاپا گیا -

اُس زمانے میں میں وکیل کا ایڈیٹر تها - میں نے اسکي نسبت ایک نوٹ لکھا ' لیکن خدا بخشے نواب محسن الملک مرحوم اسقدر براشفته خاطر هوے که علي گڈه گزٹ میں " کالج کے نادان دوست " کے نام سے وکیل کے جواب میں ایک پر غضب مضمون لکھا اور اسمیں سید صاحب کے مضامین کے اقتباسات دیکر ثابت کیا که هم مسلمانوں کو ترکوں کے معاملات اور خلافت اسلامي سے کوئي تعلق نہیں هونا چاهیے - پهر ایک خط میں مجهے بمبئي سے لکھا که "همارے تیس برس کي کمائي کو تم لوگ چاهتے هو که غارت کردو "

اسکے بعد متواتر دو پمفلٹ بهي اردو اور انگریزي میں اس مسئله کي نسبت شائع کیے ' اور اُن میں غالباً یه بهي لکھا که سواے چند غیر ذمه دار اور ناقابل عزت مسلمانوں کے اور کوئي معقول اور تعلیم یافته مسلمان ترکوں کے ان معاملات سے دلچسپي نہیں رکھتا -

یه هیں علي گڈه کے نصوص شرعیه اور قدماے شریعت کي تعلیمات و تلقینات ' پهر آج کیا هوگیا هے که ان تمام روایات کو بهلاکر اور اپني ثقیل الوزن پالیسي کو فراموش کرکے سب کے سب "خفیف الحرکتي" میں مبتلا هو رهے هیں ؟

کیا اسلیے که اگر ایسا نه کریں تو قوم هاتهه سے نکل جاے گي ؟ کیا اسلیے که تیس برس تک جس لیڈري کے تخت جلال و جبروت پر جبراً قبضه رکھا گیا هے ' اب اسکے پاے هلنے لگے هیں ؟ اگر یہي خیال هے تو یقین کرلیں که الحمد لله قوم تو اب انکے هاتهه سے گئي ' تیس برس تک اسکو احمق بننا تها سو بن چکي ' اور کب تک احمق بنے گي ؟ اب اس لیپ پوت سے کچهه حاصل نہیں هوسکتا لوگوں کي آنکهیں کهل چکي هیں ' اور وہ سب کچهه دیکها جارها هے ' جسکو آنکهوں پر پٹي باندہ باندہ کر تاریکي میں رکھا جاتا تها - زمانے سے لڑنا لاحاصل هے ' اور اب زمانے هي نے دوسري راه دکھلادي هے -

لیکن سب سے زیاده دلچسپ اور قابل غور سوال یه هے که وایسراے هند کے چندہ دینے سے پہلے یه حضرات کس کونے میں دبے بیٹهے تهے ؟ کیوں دلوں کي طرح زبانوں پر بهي مہر لگ گئي تهي ؟ یه قوم کے لیڈر هیں ' اور ترکوں کي مدد اب اس درجه ضروري هے که دو وقت کے کهانے کي بهي قیمت دیدینے کا مشوره دیا جارها هے ' پهر کیا انکا فرض نه تها که به حیثیت لیڈر هونے کے سب سے پہلے باهر نکلتے اور اپني قوم کو اس طرف دعوت دیتے ؟ یه کدوں هے که ادهر حضور وایسراے کے چندے کي خبر مشتهر هوئي ' اور ادهر علي گڈه کو بهي یاد آگیا که بلقان کي وادیوں میں ایک جنگ برپا هے ؟

کلکته میں عید اضحی

امسال کلکته میں عید اضحی کي نماز جس اجتماع عظیم اور وحدت و جمعیت کے ساتهه پڑهي گئي ' وه ایک ناقابل فراموش واقعه تها -

یه عجیب بات هے که نماز عیدین کے متعلق اصل حکم ' سنت نبوي ' اور علم رسم ' تینوں باتیں اسکي موید هیں که شہر سے باهر کسي میدان یا صحرا میں ایک هي جماعت کے ساتهه ادا کي جائیں مگر بعض شہروں میں مسجدوں کے اندر پڑهنے کا رواج هوگیا هے ' اور اسکي وجه سے مسلمانوں کي اجتماعي قوت و وحدت کو نقصان عظیم پہنچ رها هے -

کلکته میں تقریباً سوله ستره برس سے حضرت والد مرحوم قلعه کے میدان میں اپني جماعت کے ساتهه نماز عیدین ادا کرنے کي بنیاد ڈال چکے تهے ' اور انکے بعد یه عاجز بهي همیشه اپنے هزارها اخوان طریقت کے ساتهه وهیں نماز ادا کرتا رها ' لیکن بد قسمتي سے مسجدوں میں نماز پڑهنے کي رسم اسطرح پڑگئي تهي که جب کبهي اور لوگوں کو اس طرف توجه دلائي گئي ' تو بہت کم لوگ ایسے نکلے جنهوں نے اس سنت اصلي کے احیا کو ضروري سمجها هو ' مگر الحمد لله امسال مصائب اسلامي کا ایک عمده نتیجه یه نکلا که تمام لوگ ایک جماعت کے ساتهه میدان قلعه میں نماز پڑهنے کیلیے مستعد هوگئے اور باوجود قلت وقت اشاعت ' بلا مبالغه ایک لاکهه سے زیاده مسلمانوں کي جماعت نے ایک هي جگهه ' اپنے ایک هي خدا کے آگے سر نیاز خم کیے -

اس سے پہلے اس عاجز کي جماعت کے علاوه میدان قلعه میں حضرات اهل حدیث کي بهي ایک جماعت مخصوص هوا کرتي تهي ' لیکن یه کیسا مسرور کن منظر تها که انکے تمام اهل حدیث نے بهي بلا کسي ادنے اختلاف کے اپني علحده جماعت کو ترک کردیا ' اور سب نے ایک جماعت کے ساتهه پورے اتحاد و یک جہتي کے ساتهه نماز ادا کي !

هم نے دیکها که جسقدر اهلحدیث جماعت میں موجود تهے سب نے نہایت اطمینان اور دل جمعي کے ساتهه سینے پر هاتهه باندهے ' رفع یدین کیا ' اور اس زور کے ساتهه آمین کي صدا بلند کي که مسجد نبوي کے گونج اٹهنے کي روایات صحیحه سامنے آگئیں (۱) هم نے سونچا که آج ایک لاکهه حنفي یہاں موجود هیں ' مگر کوئي اسپر برهم نہیں هوتا ' کوئي نماز توڑ کر مارنے کیلیے آستین نہیں چڑهاتا - یه کیا بات هے ؟

اصل یه هے که آپکے اندر جوش و خروش اور دفع و مقاومت کي قوتیں موجود هیں ' جب انکے صرف کرنے کیلیے کوئي اصلي مصرف آپ تجویز نہیں کرتے ' تو یقیناً باهمي جنگ و جدال هي میں خرچ هونگي ' کیونکه وہ نابود نہیں هو سکتیں - لیکن اگر کوئي سب پر چها جانے والا ' اور پورے قوم کے جذبات کو جلب کرنے والا مصرف انکے لیے سامنے آجاے ' تو پهر انکو باهمي اختلافات میں ظاهر هونے کي مہلت هي نہیں ملے گي - مذهب اور سیاست ' دونوں کا یہي حال هے -

---

یه اشاره هے ابن ماجه کي اس حدیث کي طرف ' جس کو ابو هریره نے روایت کیا هے که " اذ قال غیر المغضوب علیهم ولا الضالین ' قال امین ' حتی یسمعها اهل الصف الاول فیرتج بها المسجد "

افکار و حوادث

—*—

جنگ پر ایک ہفتہ اور گذر گیا - مسٹر ایسکویتھ بالتبابہ کی صحت مزاج کی طرف سے ہم سخت متشرش خاطر ہیں - نہیں معلوم فتح قسطنطنیہ کے انتظار میں انکے قلب و اعصاب کا کیا حال ہے؟ ظالم ویگنر کو بھی اسی وقت خاموش ہونا تھا - یہ مانا کہ فتح مند بلغاریا نے سردست دنیاے اسلام پر رحم فرما کر فتح قسطنطنیہ کا ارادہ ملتوی کر دیا ہے ' لیکن اگر بلغاری توپ کام نہیں دیتی ' تو کیا کمبخت ویگنر کی پنسل بھی ٹوٹ گئی ہے؟ جس طرح "باب مسحیت" مسخر کر لیا گیا ' پچاس ہزار ترکوں کو مچھلیوں کی طرح ایک ہی جال میں گرفتار کر لیا ' سقوطری ' عسکوب ' مناستر ' اور اشقودرہ پر پہلے ہی دن کے حملے میں قابض ہوگئے ' اسی طرح ایک قسطنطنیہ کے فتح کی خبر اور سہی!

یقین ہے کہ اب تو مسٹر ایسکویتھ بھی ہمارے ساتھ لفتننٹ ویگنر کو کوسنے میں شریک ہوگئے ہونگے ' جنکے القاے روایات نے انکو ان مصائب عظیمہ سے دو چار کیا -

---

هل انبئکم علی من تنزل الشیاطین؟ تنزل علی کل افاک اثیم ' یلقون السمع و اکثرهم کاذبون ' الشعراء یتبعهم الغاؤن ' الم تر انهم فی کل واد یهیمون ' و انهم یقولون ما لا تفعلون (۱۹ : ۲۲۱)

میں تم کو بتلاؤں کہ کس پر شیطان اترتے ہیں؟ ہر جھوٹی اور شریر روح پر اترتے ہیں ' شیطان (نامہ نگاران جنگ) سنی سنائی بات اُن پر القا کر دیتے ہیں ' اور اُنمیں سے اکثر تو نرے جھوٹے ہی ہوتے ہیں - یہ شاعر (آجکل کے انشا پرداز نامہ نگار) سچی باتیں کیا کہیں گے ' وہ تو خود گمراہوں (محکمۂ احتساب اخبار یا بلغاری افسروں) کے پیرو ہیں ' اور کیا تم نہیں دیکھتے کہ یہ لوگ (اپنی کذب افرینیوں کے) میدانوں میں سرگرداں پڑے پھرتے ہیں ' اور ایسی باتوں کا دعوا کرتے ہیں ' جو فعل میں نہیں لاتے؟ (مثلاً فتح قسطنطنیہ)

افسوس ہے کہ مسٹر ایسکویتھ کی امیدوں کا آفتاب بظاہر ہمیشہ کیلیے ڈوب گیا ' حالانکہ وہ ایک ایسی حکومت کے وزیر اعظم ہیں ' جسکے اندر آفتاب کبھی نہیں ڈوبتا - اب آپ تمسخر اوڑائیے ' انکی ارزؤں پر ہنسیے ' جو جی میں آے کیجیے - جب زمانے ہی نے انکی طرف سے منہہ موڑ لیا ' تو اب اوروں کا شکوہ فضول ہے - مصیبت جب آتی ہے تو تنہا نہیں آتی ' فتح قسطنطنیہ کا انتظار ہی کیا کم تھا ' کہ فلک بے مہر نے اور چرکے لگانے شروع کردیے - جب تک انھوں نے "باب مسحیت" میں قدم نہیں رکھا تھا ' اس وقت تک ویگنر کے سوا اور سب کی زبانیں گویا سی دی گئی تھیں ' لیکن انکا نکلنا تھا کہ اب چاروں طرف سے تیروں کی بوچھاڑ شروع ہوگئی - جو اٹھتا ہے ' بغیر خنجر و سنان کے بات ہی نہیں کرتا - ایک صاحب خبر سناتے ہیں کہ تین میل تک علم برداران صلیب کی لاشیں ہی لاشیں پڑی ہیں ' ایک اور ظالم آتا ہے اور شتلجا کے حسرت انگیز مسیحی ماتم کا افسانہ سناتا ہے ' ٹائمز کے نامہ نگار نے بھی انکھیں بدل لی ہیں ' اسکے پاس بھی مسٹر ایسکویتھ کو سنانے کیلیے اب ناظم پاشا کے نا قابل تسخیر توپ خانوں کے نقشے ہی رہگئے تھے ' اور پھر سب سے زیادہ جگر شگاف حادثہ تو یہ ہے کہ غیروں کی شکایت کیا کیجیے کہ جن اپنوں پر ناز تھا ' انہوں نے ہی کمر توڑ دی - کہاں تو جرمنی کی فتح مندیوں کے ساتھہ قسطنطنیہ کو فرانس بنا کر مسخر کرنے کی بشارت عظمے ' اور کہاں صوفیا میں اسکا علانیہ اقرار کہ اب جنگ جاری نہیں رکھی جا سکتی اور قسطنطنیہ ایک طرف ' فتح ایڈریا نوپل کا بھی ارادہ ملتوی!

کیا شکوہ تم سے ' روییے اپنے نصیب کو!

کیا عجیب منظر ہے! دو طرف دو جماعتیں اپنے دل ہی دل کے اندر کسی چیز کا انتظار کر رہی ہیں - اگر یورپ فتح قسطنطنیہ ' یا بالفاظ دیگر اسلام کی یورپ سے جلا وطنی کا منتظر ہے ' تو ہم بھی اپنے دلوں کے اندر کسی انتظار کی بے چینی رکھتے ہیں - پھر دیکھنا ہے کہ نیرنگ ساز قدرت کس کے انتظار کو پورا کرتا ہے ' اور کس کی امیدوں کو ناکام رکھتا ہے؟ قد کان لکم ایة فی فئتین التقتا ' فئة تقاتل فی سبیل الله ' و اخری کافرة یرونهم مثلیهم رای العین ' و الله یوید بنصره من یشاء ' ان فی ذالک لعبرة لاولی الابصار (۳ : ۱۱)

ہم نے اپنی کلکتہ کی تقریروں میں سے ایک تقریر بصورت تحریر شائع کردی تھی - اسکے دوسرے نمبر میں بعض اُن منافقین و ملحدین حال کا ذکر کیا تھا ' جنھوں نے گذشتہ چالیس سال کے اندر ہمیشہ خلافت اسلامی ' اور اتحاد بین الملی کے اثر کو مٹانے کیلیے شیاطین یورپ کا اتباع کیا ہے ' اور علانیہ کہا ہے کہ ہمیں ترکوں کی حکومت سے کوئی تعلق نہیں - یہ ایک بات تھی جو ہم نے کہدی ' مگر ہم دیکھتے ہیں کہ بعض حلقوں میں ایک عجیب بد حواسی پھیل گئی ہے - گمنام خطوں کے علاوہ ایک صاحب نے بڑی شجاعت کے ساتھہ اپنا اسم گرامی بھی ظاہر کیا ہے ' اور لکھتے ہیں کہ آپنے جو کچھہ لکھا ہے یہ (حضرات علی گڈہ) کی نسبت ہے -

---

قران کریم نے اپنے نزول کے وقت روساے منافقین کی بعض علامتیں بتلائی تھیں ' مثلاً:

و اذا رایتهم تعجبک اجسامهم و ان یقولوا تسمع لقولهم کانهم خشب مسندة ' یحسبون کل صیحة علیهم - (۶۳ : ۴)

اور اگر تم انکی ظاہری ڈیل ڈول کو دیکھو تو نہایت نظر فریب اور موثر نظر آئیں ' اور جب بات کریں تو اس طمطراق سے ' کہ تم بڑی دلچسپی سے سنو تمہارے سامنے اس طرح جم کر اور ٹیک لگا کر بیٹھتے ہیں ' گویا لکڑیوں کے کندے ہیں جو کسی سہارے کھڑے کردیے گئے ہیں! اور پھر یہ بھی انکی ایک خاص علامت ہے کہ جب بات کیجیے ' تو ہر زور کی آواز کو سمجھتے ہیں کہ انھی کو للکارا!

آجکل کے منافقین مسلمین پر بھی ان تمام علامتوں کو ایک ایک کرکے منطبق کر لیجیے! انکی وضع و قطع ایسی شاندار اور قیمتی ہے کہ خواہ مخواہ نظروں میں کھب جاتی ہے ' باتیں سنیے ' علی الخصوص اُسوقت کی ' جب مسائل قومیہ و اصلاحیہ میں رطب اللسان ہوں ' تو معلوم ہوتا ہے کہ دلوں کی باگیں انہیں کے ہاتھہ میں ہیں -

پھر جب کانفرنسوں کے اسٹیجوں پر سرگرم سامعہ نوازی ہوتے ہیں اور پتلوں کی جیب میں ہاتھہ ڈالکے کسی پر زور جملے کو ادا کرنے کے بعد تنکے کھڑے ہوجاتے ہیں ' تو واقعی معلوم ہوتا ہے کہ "کانهم خشب مسندة"

آخري علامت یه بتلائي هے که کوئی بات بهی زور کے ساتهه کهئے' وه سمجهیں گے که همارے هی طرف اشارا هے' اس علامت کے انطباق کا کوئي تجربه ابتک نهیں هوا تها' مگر ان خطوط نے ثابت کردیا که یه علامت بهی بلا ادنے اختلاف کے تهیک تهیک منافقین حال پر راست آتی هے - فالحمد الله علی ذالک -

---

لیکن کیوں جناب ! میں نے تو ایک توپي طیار کي تهی' آپ اپنا سر کیوں ناپنے لگے ؟ مجهکو تو صرف اسکي شکایت تهی که روئي کي ایک گٹهري چوري گئي هے' مجهے اسکي کیا خبر که آپکي ڈاڑهي میں روئي کے گالے چمٹ کے رهگئے هیں ؟ اگر یه توپي جناب کے سر مبارک پر اس طرحے تهیک آگئي هے که :

جامهٔ بود که بر قامت او دوخته بود

تو مجهے آپ سے چهین کر کسي دوسرے کو دینے کي کوئي ضرورت نهیں -

امسال علي گڈه کانفرنس کے اجلاس لکهنو کے ساتهه زنانه مصنوعات کي نمایش بهي هوگی' اور معلوم هوتا هے که غیر معمولي اهتمام سے اسکا سامان کیا جارها هے - جن صاحبوں کو چیزیں بهیجني هوں' وه مسٹر محمد عربي بیرسٹرات لا لکهنو کے پتے سے جلد بهیجدیں - نمایش کے متعلق کاغذات آئے هیں' مگر همیں آجکل ان چیزوں کے دیکهنے کي مہلت کہاں ؟ :

مرا که شیشهٔ دل در زیارت سنگ ست
کجا دماغ مئے ناب و نغمهٔ چنگ ست

الحمد لله که همارے مخدوم دوست جناب مولانا سلیم کے زیر محرري (مسلم گزٹ) اپنے محاسن معنوي میں روز بروز ترقی کررها هے - آجکل عربي اخبارات کے ترجمے' اور جنگ کي هر طرح کي خبروں کا جسقدر ذخیره اسمیں جمع کیا جاتا هے' اسکي نظیر کسي اخبار میں نهیں ملسکتي - ایڈیٹوریل نوٹس کا حصه بهي اس قدر بڑها دیا گیا هے که گویا تمام تر ایڈیٹوریل هوتا هے - اسپر قیمت نهایت معمولي - یعنے صرف دو روپیه باره آنے - ناظرین الهلال میں سے جو صاحب اب تک اسکے خریدار نهیں هیں' انهیں هم صداقت کے ساتهه مشوره دیتے هیں که ضرور خریدیں -

---

رائٹ انریبل سید امیر علي نے تار دیا هے که ابکے لیگ کے قصے کو موقوف کرو' میں نهیں آسکتا' روپیه جو تم نے مصارف سفر کے لیے بهیجا هے' کهو تو واپس کردوں -

لیکن ارکان لیگ کہتے هیں که یه ممکن نهیں' ابکے اگر لیگ نهیں هوئي تو پهر کبهي بهي نهیں هوگي' کیونکه بهت سے "اهم معاملات" درپیش هیں -

یا سبحان الله ! لیگ کو بهي "اهم معاملات" کے خواب آیا کرتے هیں ! پچهلے کئي برسوں کے اندر جو اهم معاملات انجام دیے گئے هیں' وه تو همارے حافظے نے ابهي بهلائے نهیں' دیکهیے ابکا موسم بهار کیسا گذرتا هے ؟ غالباً اهم معاملات سے مقصود یه هوگا که کوئي مسلمان جج ریٹائر هونے والا هے' اسکي کرسي پر دوسرا بوجهه بهي ایک مسلمانان نام هي کا هو - یا پهر سال بهر کے عطیات و مراحم گونا گوں کے شکریوں کي فہرست طویل هوگي' جسکي تحریک و تائید کے خانے بهرنے هونگے - اور اگر یه دونوں نهیں' تو پهر اس رزولیوشن کا پیش کرنا مقصود هوگا که " جنگ بالقان میں جو سعي مشکور صلح و اصلاح کے لیے گورنمنٹ عالیه نے بکمال مراحم خسروانه انجام دي هے' اسکے لیے تمام مسلمانان هند کي یه قائم مقام پولیٹکل مجلس سجدهٔ تحیۃ بجالانے کا فخر حاصل کرتي هے "

جو مرگیا هے' اب اسکو اٹهنے کي زحمت مت دو - اسکي آخري خدمت تمهارے ذمے یهی هے که جس قدر جلد هوسکے' اسے دفن کر دو - علیگڈه کا ایوان غلامی اب دوباره تعمیر نهیں هوسکتا' مسلمانوں کا چهل ساله پالٹیکس اب مرچکا هے' اسکو دفن کردینا هی بهتر هے نئی روحیں پیدا هوتي هیں' مگر قبر سے نکل کر کبهی کوئی واپس نهیں آیا -

---

بڑے مزے کی بات یه هے که لیگ کی طرف سے ایک نهایت بلیغ اور انشا پردازانه تار شائع کیا گیا هے' جسمیں اپنی مملوکه قوم کو حکم دیا گیا هے که ترکوں کیلیے چنده دو ! گویا مسلمان لیگ کے حکم کے انتظار میں بیٹهے تهے' که کب فرمان عالي شائع هوتا هے اور همیں چنده جمع کرنے کي اجازت ملتی هے -

چونکه حضور ویسرائے کے چندے کي نص قطعي هاتهه آگئي هے' اسلیے اب علی گڈه میں بهی " خفیف الحرکتي " هو رهی هے' لیگ کے بهي فرا میں شائع هو رهے هیں' اور لکهنو کے جلسے میں بهي رقمیں لکهوائي جا رهي هیں : -

یخادعون الله والذین امنوا' وما یخدعون الا انفسهم وما یشعرون (٢: ٨)

مگر علي گڈه کالج کے طلبا نے جنگ طرابلس کے زمانے میں جس جوش اسلام پرستي و کفر دشمني کا ثبوت دیا' اور آجکل بهي اُنکے جو حالات سن رهے هیں' وه في الحقیقت همارے لیے ایک بشارت عظمے هے - اگر هم اس وقت وهاں هوتے' تو ایک ایک طالب علم کے پاس جاتے' اور اسکے قدموں کو بوسه دیتے - یه زندگي کي وه روح هے' جسکو ظالموں نے برسوں تک پامال کیا' اور ابهي ابهرنے نهیں دیا' لیکن اب اس آزرکدے میں بت شکنوں کي کمي نهیں : و لعل الله یحدث بعد ذالك امرا

دوسرا تار هے که دول نے البانیا کو خود مختار کردینے کا فیصله کر دیا هے -

---

امیر افغانستان کے پاس سلطان المعظم کا ایک خط آیا هے جسمیں سلطان المعظم نے اپني اور قوم کي طرف سے امیر صاحب کي اس عملي همدردي کا شکریه ادا کیا هے جسکا ثبوت انهوں نے اپنے اور اپنے رعایا کے چندہ سے دیا هے - جلال آباد میں ایک دربار عام منعقد کیا گیا جسمیں یه خط پڑها گیا اور مزید چنده کے لئے ایک فنڈ کهولا گیا -

---

ایک سفیر نے ریوٹر کے نامه نگار سے بیان کیا هے که دول یورپ کو صلح کے لئے جمع کرنے میں سلطنت برطانیه نے حیرت انگیز توجه ظاهر کي هے -

---

الهلال

۲۷ نومبر ۱۹۱۲

— * —

عید اضحی

— * —

الله اکبر! الله اکبر! لااله الا الله و الله اکبر!
الله اکبر! و لله الحمد!!

(۲)

اسوۂ ابراهیمي (۱) و حقیقت اسلامي ' ذهاب الی الله ' و جهاد في سبیل الله

— * —

فلما اسلما و تله للجبین و نادیناه ان یا ابراهیم ' قد صدقت الرویا انا کذلک نجزي المحسنین - ان هذا لهو البلاء المبین ' و فدیناه بذبح عظیم ' و ترکنا علیه في الاخرین ' سلام علي ابراهیم - (۳۷ - ۱۰۴)

— * —

(۲)

یهي سبب هے که حضرت ابراهیم کي هر بات " اسلام " تهي ' حقیقت اسلامي میں انکا وجود اسطرح فنا هو گیا تها ' که خود انکي کوئي هستي باقي نہیں رهي تهي - جبکه ستارونکي عجیب و غریب روشني انکے سامنے آئي ' چاند کي دلفریبي نے انکو آزمانا چاها ' اور سورج اپني سطوت و عظمت سے چمکا تاکه انکي فطرة کو مرعوب کرسکے تو " اسلام " هي تها ' جس نے اندر سے صدا دي که " اني لا احب الا فلین " [میں فنا پذیر هستیوں کو دوست نہیں رکهتا]

انی وجهت وجهي للذي فطر السموات و الارض حنیفا ' وما انا من المشرکین (۶ : ۷۹)

میں هر طرف سے کت کر صرف اس ایک هي ذات کا هوگیا هوں جس نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا ' الحمد لله که میں مشرکوں میں سے نہیں هوں [اور اسي طرح هم نے

و کذالک نری ابراهیم ملکوت السماوات و الارض ' ولیکون من الموقنین (۶ : ۷۵)

ابراهیم کو آسمان و زمین کے مناظر و عجائب دکهلاے ' تاکه وه کامل یقین کرنے والوں میں سے هوجاے -]

انهوں نے جب آنکهه کهولي ' تو انکي چاروں طرف بت پرستي کے مناظر تهے - انهوں نے خود اپنے گهر کے اندر جس کسي کو دیکها ' اسکے هاتهه میں سنگ تراشي کے اوزار ' اور بتوں کے ڈهانچے تهے ' وه کا لڈیا کے بازاروں میں پهرے ' مگر جس طرف دیکها ' بتوں کے آگے جهکے هوے سر تهے ' اور جس طرف کان لگایا ' خدا فراموشي کي صدائیں آرهي تهیں - پهر وه کونسي چیز تهي ' جس نے تمام اُن چیزوں سے هٹا کر ' جو آنکهوں سے دیکهي اور کانوں سے سني جاتي هیں ' انکے دل میں ایک ان دیکهے محبوب کے عشق کي لگن لگا دي ؟ اور ایک ان سنے نغمے کي تلاش میں انکے سامعه کو آواره کردیا ؟ انکے سامنے تو بتوں کي قطاریں تهیں جنکو انکي آنکهیں دیکهتي تهیں ' پهر وه کون تها ' جو انکے اندر بیٹها هوا خداے قدوس کو دیکهه رها تها ' اور اس قدرتي جوش و قوت کے ساتهه ' جو کسي بلندي سے گرنے والے آبشار ' یا کسي زمین سے ابلتے هوے چشمے میں هوتا هے ' انکي زبان سے فاطر السماوات و الارض کي یه شهادت دے رها تها ؟

الذي خلقني فهو یهدین ' والذي هو یطعمني ویسقین ' واذا مرضت فهو یشفین ' والذي یمیتني ثم یحیین ' والذي اطمع ان یغفرلي خطیئتي یوم الدین (۲۶ : ۷۸)

وه ' جس نے مجهکو پیدا کیا اور پهر هدایت کي راهیں کهولدیں ' وه ' که بهوکا هوتا هوں تو کهلاتا اور پیاسا هوتا هوں تو پلاتا هے - اور وه ' که جب اپني بد اعمالیوں سے بیمار پڑتا هوں تو اپني رحمت سے شفا دیدیتا هے - جو موت کے بعد حیات بخشیگا ' اور جسکي رحمت سے امید رکهتا هوں که قیامت کے دن میري خطاؤں سے درگذر کریگا -

اور پهر یه کیا تها که جبکه انکا سنگ تراش چچا ' پتهروں سے پرستش کي صورتیں بناتا تها ' تو بے اختیار انکے زبان سے نکلتا تها که انني براء مما تعبدون :

و اذ قال ابراهیم لابیه وقومه انني براء مما تعبدون ' الا الذي فطرني ' فانه یهدین (۴۳ : ۲۵)

اور جب ابراهیم نے اپنے باپ اور اپني قوم سے کہا که تم جن بت پرستیوں میں مبتلا هو ' مجهے اس سے کوئي سروکار نہیں البته مجهکو اس ان دیکهي ذات سے سروکار هے جس نے میري خلقت بنائي اور یقین هے که وهي مجهپر اپني راه کهولدے گا -

در اصل یه وهي " حقیقت اسلامیه " تهي ' جس نے انکے وجود کو آنے والي امتوں کیلئے " اسوۂ حسنه " بنا دیا تها ' اور جسکي وصیت انهوں نے اسحاق اور اسماعیل (علیهما اسلام) کو کي ' اور پهر انهوں نے یعقوب کو ' اور اسکے بعد نسلا بعد نسل سلسلۂ ابراهیمي میں منتقل هوتي رهي :

و وصي بها ابراهیم بنیه و یعقوب ' یا بني ان الله اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون (۲ : ۱۲۶)

اور یهي اسلام تها ' جسکي وصیت ابراهیم اپني اولاد کو کرگئے اور پهر یعقوب بهي ' که اے فرزند ! الله نے تمکو اس دین اسلام سے ممتاز فرمایا پس تم زندگي بهر اسي کي تعلیم دینا اور جب مرنا تو اسي طریقه پر مرنا -

یهي حقیقت وه " روح اعظم " تهي ' جو آدم کے کالبد میں پهونکي گئي :

ونفخت فیه من روحي اور خدا نے آدم میں اپني " روح " پهونکي

اور یهي وه روح الهي هے ' جو شریعت ابراهیمي سے منسوب هو کر سلسلۂ ابراهیمي کي آخري امت ' یعنے امت مرحومه میں ظهور کرنے والي تهي ' اور جسکے یوم ظهور کي ایک رات ' ایام الحد کے گذشته هزار دنوں پر افضلیت رکهتي تهي :

---

(۱) " اسوه " کا لفظ اس مضمون میں بار بار آیا هے ' اسلیے اسکا صحیح مطلب سمجهه لینا چاهیے (امام راغب) مفردات میں لکهتے هیں : " الاسوه و القدوه ' والقدرة الحالة التي یکون الانسان علیه في اتباع غیره ' ان حسنا وان ساء ' و یقال تاسیت به ' اي اقتدیت به " (یعنے لفظ " اسوه " مثل قدوه کے هے ' اور قدوه اس حالت کو کهتے هیں ' جس کو کسي دوسرے میں دیکهکر ' انسان اسکي پیروي کرے ' خواه وه اچهي هو یا بري ' چنانچه کهتے هیں که " تاسیت به " یعنے میں نے اسکي پیروي کي) پس اسوه سے مقصود ایسي پیش نظر حالت هے ' جسکي پیروي اور متابعت کي جاے ' هم نے اسکا ترجمه " نمونه " کر دیا ' کیونکه اردو میں اور کوئي لفظ اس مفهوم کیلیے ذهن میں نہیں آیا - معلوم نہیں شاه صاحب نے کیا ترجمه کیا هے ' عجلت تحریر میں انکا ترجمه کے نکلوانے کي مهلت نہیں ملي -

انا انزلناہ فی لیلۃ القدر، وما ادراک ما لیلۃ القدر؟ لیلۃ القدر خیر من الف شہر، تنزل الملائکۃ والروح فیہا باذن ربہم من کل امر، سلام ہی حتی مطلع الفجر (٩٧ : ١)

ہم نے اسلام کو بصورت قرآن لیلۃ القدر میں نازل کیا، اور تم جانتے ہو کہ لیلۃ القدر کیا ہے؟ وہ ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں پر افضلیت رکھتی ہے - اس رات ملائکہ اور "روح" کا نزول ہوتا ہے، جو اپنے پروردگار کے حکم سے (نظم روحانی) کے تمام امور کیلیے آتے ہیں، وہ رات امن اور سلامتی کی رات ہے - طلوع صبح تک -

اوریہی وہ حقیقت تھی، جو اُن تمام حقیقتوں سے جو یہودیت یا مسیحیت سے تعبیر کی جاسکتی ہیں، اعلی و ارفع تھی، کیونکہ وہ تمام شاخیں اسی حقیقتہ الحقائق کی جڑ سے نکلی تھیں، پس "اصل" کی موجودگی میں "فرع" بے اثر ہے، "اور کل" کے سامنے "جز" بے حقیقت، یہی سبب ہے کہ جب اس "اصل و کل" کی تکمیل کا آخری بروز ہوا، تو کہا گیا کہ:

وقالوا کونوا ہودا او نصاری تہتدوا، قل بل ملۃ ابراہیم حنیفا وما کان من المشرکین (٢ : ١٢٩)

یہود و نصارا کہتے ہیں کہ یہودی یا نصرانی بن جاو تاکہ ہدایت پاؤ، لیکن ان سے کہدو نہیں، بلکہ صرف ملت ابراہیمی ہی میں تمام ہدایتوں کی حقیقت ہے، اور وہ تمہاری طرح مشرکوں میں سے نہ تھا -

اوریہی وہ انسان کی "فطرۃ اصلی" ہے جسکو "اسلام" کے سوا قرآن کریم نے "قلب سلیم" کے لقب سے بھی یاد کیا ہے - یعنے قلب انسانی کی وہ بے میل حالت، جو خارجی اثرات ضلالت سے بالکل محفوظ ہو، یا فطرۃ اصلی کا وہ ذوق صحیح، جسکا ذائقہ کسی عارضی بیماری کے اثر سے بگڑ نہ گیا ہو، کیونکہ انسان کے اندر جو کچھ ہے وہ اسلام ہے، اور کفر جب آتا ہے تو باہر سے آتا ہے یہی سبب ہے کہ حضرت ابراہیم کی نسبت تصریح کردی کہ:

اذجاء ربہ بقلب سلیم (٣٧ : ٨٢)

جب حضرت ابراہیم اپنے رب کی طرف "قلب سلیم" کے ساتھہ منقطع ہوے -

اور پھر سورہ شعرا کے چوتھے رکوع میں جب حضرت ابراہیم نے آزر کی ضلالت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دعا مانگی ہے، تو ساتھہ ہی یہ بھی فرمایا ہے کہ:

یوم لاینفع مال ولا بنون، الا من اتی اللہ بقلب سلیم (٢٦:٨٨) (١)

وہ آخری روز عدالت، جبکہ نہ تو مال و دولت کام دینگے اور نہ اہل وعیال کام آئیں گے (یعنے کوئی مادی شے مفید نہوگی) مگر صرف وہ کامیاب ہوگا جسکے پہلو میں "قلب سلیم" ہے

یہی "قلب سلیم" تھا، جس پر اجرام سماویہ کے مدہش مناظر فتح نہ پا سکے، اور اس نے ابراہیم کے دل کے اندر سے فاطر ملکوت السماوات والارض کے وجود پر شہادت دی:

قال بل ربکم رب السماوات والارض، الذی فطرہن، وانا علی ذلکم من الشاہدین - (٢١ : ٥٧)

ابراہیم نے اپنی قوم کو جواب میں کہا کہ وہ آسمان وزمین کا فاطر، جس نے انکو پیدا کیا، تمہارا بھی پروردگار ہے - اور میں اسکے وجود پر شہادت دیتا ہوں -

* * *

حقیقت اسلامی کی اصلی آزمایش

اور سب سے آخر یہ کہ جب حقیقت اسلامی کی آخری مگر اصلی آزمایش کا وقت آیا، تو وہ "اسلام" ہی تھا، جس نے ابراہیم کے ہاتھہ میں چھری دی، تاکہ فرزند عزیز کو ذبح کرکے محبت ماسوی اللہ کی قربانی کرے، اور "اسلام" ہی تھا، جس نے اسماعیل کی گردن جھکادی، تاکہ اپنی جان عزیز کو اسکی راہ میں قربان کردے۔ جبکہ اس نے پوچھا

یا بنی انی اری فی المنام انی اذبحک، فانظر ما ذا تری؟ (٣٧ : ٩٩)

اے فرزند عزیز! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا تجھے اللہ کے نام پر ذبح کو رہا ہوں، پھر تیرے خیال میں یہ بات کیسی ہے؟

تو یہ وجود ابراہیمی کی نہیں، بلکہ "اسلام" ہی کی صدا تھی - اور پھر جب اسکے جواب میں اسماعیل نے کہا کہ:

یا ابت افعل ما تومر، ستجدنی انشاء اللہ من الصابرین (٣٧ : ١٠٠)

اے باپ! یہ تو گویا اللہ کی مرضی اور اسکے حکم کا اشارہ ہے، پس جو اسکا حکم ہے، اسکو بلا تامل انجام دیجئے - اگر اسی خدا کی مرضی ہوی تو آپ دیکھہ لیں گے کہ میں صبر کرنے والوں میں سے ہونگا -

تو یہ بھی اسماعیل کی نہیں، بلکہ اسلام ہی کی صدا تھی - پھر جب باپ نے بیٹے کو مینڈھے کی طرح سختی سے پکڑ کے زمین پر گرادیا، تو وہ اسلام ہی کا ہاتھہ تھا، جو ابراہیم کے اندر سے کام کر رہا تھا - اور جب بیٹے نے اُس شوق و ذوق کے ساتھہ، جو مدتوں کے پیاسے کو آب شیریں سے ہوتا ہے، اپنی گردن مضطرب ہو ہوکر چھری سے قریب کردی، تو وہ حقیقت اسلامی ہی کی محویت کا استیلا تھا جس نے نفس اسماعیل کو فنا کردیا تھا، اور اسی فنا سے مقام ایمان کو بقا ہے:

سلام علی ابراہیم! انا کذلک نجزی المحسنین انہ من عبادنا المومنین (٣٧:١١١)

پس سلام ہو حقیقت اسلامی کی قربانی کرنے والے ابراہیم پر! ہم مقام احسان (*) تک پہنچنے والوں کو (بقاے دوام) کا ایسا ہی بدلہ عطا فرماتے ہیں - بیشک وہ ہمارے حقیقی مومن بندوں میں سے تھا -

اللہ اکبر! اللہ اکبر! لا الہ الا اللہ واللہ اکبر! اللہ اکبر وللہ الحمد -

غافل مرو کہ تا در بیت الحرام عشق
صد منزل ست و منزل اول قیامت است

اللہ اللہ! اس نیرنگ ساز ازل کے کاروبار محبت کی بوقلمونی کو کیا کہئے کہ اسکے حریم محبت کی ساری آرایش دوستوں کے خون کی چھینٹوں اور مضطرب لاشوں کی تڑپ ہی سے ہے - دوستوں کو تڑپاتا ہے، مگر دشمنوں کو مہلت دیتا ہے - باپ کے ہاتھہ میں چھری دیتا ہے کہ بیٹے کو قتل کرے، اور بیٹے سے کہتا ہے کہ خوش خوش گردن جھکا دے کہ یہاں جان دینا ہی نہیں، بلکہ جان دینے کو روز عیش و نشاط سمجھنا بھی شرط ہے:

آہ ایں چہ دوستیست کہ سرہاے یکدگر
خویشاں بریدہ بر رہ قاتل نہادہ اند!

ابراہیم کے دل میں اپنی محبت کے ساتھہ بیٹے کی محبت گوارا نہ ہوئی، اور اسماعیل کے پہلو میں اپنے گھر کو دیکھا تو محبت نفس و جان کی پرچھائیں نظر آئی:

عشق ست و ہزار بدگمانی!

غیرت الہی نے اسکو بھی منظور نہیں کیا - حکم ہوا کہ چلے محبت کے مکان کو ایک ہی مکین کیلیے خالی کردو، پھر اس طرف نظر اٹھا کر دیکھو کہ "الغیرۃ من صفات حضرۃ الربوبیۃ" محبت کیے

(١) یہ ایک نہایت ضروری اور مستقل بحث ہے، اور فی الحقیقت اسوۂ ابراہیمی میں سے پہلا اسوہ یہی قلب سلیم یا ذوق فطرہ کی صحت ہے - مولانا روم کی اس نکتے پر نظر تھی، انہوں نے مثنوی کے کئی موقعوں میں اسپر نہایت لطیف بحث کی ہے - کسی وقت ایک مستقل عنوان سے بالتفصیل لکھونگا -

(*) ہم نے محسنین کے ترجمہ میں اعمال حسنہ وغیرہ کا لفظ نہیں لکھا بلکہ "مقام احسان" سے تعبیر کیا، مقام احسان سے مراد وہ مقام ہے، جسکی طرف بخاری شریف کی حدیث جبرئیل میں اشارہ کیا گیا ہے -

عشق آموزی کا پہلا سبق غیرت ہے' اور یہی معنے ہیں اس آیت کریمہ کے' کہ :

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر مادون ذالک لمن یشاء (۴ : ۵۱)	اللہ تعالے تمارے تمام گناہوں سے درگذر کرسکتا ہے' مگر اسکو کبھی معاف نہیں کرسکتا کہ تم اسکی محبت میں کسی دوسرے کو شریک کرو -

سلطان محبت تمام گناہوں کو معاف کرسکتا ہے' مگر اسکی عدالت میں دل کی تقسیم کا کوئی قانون نہیں ہے - آپکا دوست ہزار کج ادائیاں کرے' آپ کا دل محبت پرست اسکی شفاعت سے باز نہ آے گا' لیکن آپ اُس گوشۂ نظر سے کیونکر درگذر سکتے ہیں جو آپکی طرف نہیں' بلکہ کسی دوسری جانب تھی ؟ آپ کسی کی آنکھوں کی بے مہری کو تو گوارا کر لے سکتے ہیں' لیکن اس خمار کو کیونکر دیکھہ سکتے ہیں جو صحبت غیر کی شب بیداریوں سے پیدا ہوا ہو؟ اگر کبھی اس کوچے میں گذر ہوا ہے' تو اپنے دل سے پوچھہ لیجیے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں ؟ البتہ اس مسئلہ کے سمجھنے کیلیے مدرسے سے باہر بھی کچھہ سیکھنا ضروری ہے :

کین مسئلہ در نسخۂ محمود و ایازست !

عود الی المقصود

اب میں اپنے اصل مقصد سے بہت قریب آگیا ہوں - یہی آخری حالت وہ حقیقت اصلی تھی' جس کو آغاز مضمون سے میں " حقیقت اسلامی " کے لفظ سے تعبیر کرتا آیا ہوں' یہی دعوت اسلام کا وہ عملی نمونہ تھا' جس نے اسوۂ ابراہیمی کی شکل میں ظہور کیا' یہی لفظ " اسلام " کا وہ شاہد معنی تھا' جسکے روئے مشہد آرا کو دست خلیل اللہ نے بے نقاب کر دیا' یہی وہ لیلاے حقیقت تھی' جسکے محمل وصال پر نفس و جان کی قربانیوں کے پردے پڑے ہوئے تھے - لیکن اس نجد خلت کے تاجدار محبت کیلیے مانع نہوسکے' اور عشاق حقیقت کیلیے اسکی جلوہ فروشیوں کو عام کردیا' اور یہی وہ اصل اسلامی ہے جس کو قرآن کریم اپنی اصطلاح میں " جہاد فی سبیل اللہ " سے تعبیر کرتا ہے' اور کبھی " اسلام " کی جگہہ " جہاد " اور کبھی " مسلم " کی جگہہ " مجاہد " بولتا ہے' اور پھر یہی وہ " اسوۂ حسنہ " ہے جسکی طرف وہ تمام پیروان ملۃ حنیفی کو دعوت دیتا ہے' اور کہتا ہے کہ :

قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراہیم و الذین معہ	بیشک حضرت ابراہیم اور انکے ساتھیوں میں پیروی و اتباع کے لیے ایک بہترین نصب العین اور نمونۂ زندگی ہے -

پس قسم ہے اُس خداے اسلام کی' جس نے ابراہیم اور اسماعیل کی قربانی کو برکت بخشی' اور اسکو ملت حنیفی کیلیے اسوۂ حسنہ بنایا' (و انہ لقسم لو تعلمون عظیم) کہ " اسلام " اور " جہاد " ایک ہی حقیقت کے دو نام' اور ایک ہی معنی کے لیے دو مرادف الفاظ ہیں' اور اسلام کے معنے " جہاد " ہیں اور جہاد کے معنے اسلام' پس کوئی ہستی " مسلم " ہو نہیں سکتی' جب تک وہ " مجاہد " نہو' اور کوئی " مجاہد " ہو نہیں سکتا' جب تک کہ وہ " مسلم " نہو - " اسلام " کی لذت اُس بدبخت کیلیے حرام ہے' جسکا ذوق ایمانی لذت جہاد سے محروم ہو' اور زمین پر گو اس نے اپنا نام مسلم رکھا ہو' لیکن اسکو کہدو کہ آسمانوں میں اسکا شمار کفر کے زمرے میں ہے -

فالجہاد ! الجہاد ! الجہاد ! الجہاد فی سبیل اللہ ! ایہا المسلمون الغافلون عن حقیقۃ الاسلام و الجہاد ! و اللہ اکبر ! اللہ اکبر ! لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر ! اللہ اکبر و للہ الحمد !!

* * *

جبکہ ایک دنیا " لفظ جہاد " کی دہشت سے کانپ رہی ہے' جبکہ عالم مسیحی کی نظروں میں یہ لفظ ایک عفریت مہیب یا ایک حربۂ بے امان ہے' جبکہ اسلام کے مدعیان حمایت نصف صدی سے کوشش کر رہے ہیں کہ کفر کی رضا کیلیے اسلام کو مجبور کریں کہ اس لفظ کو اپنی لغت سے نکال دے' جبکہ بظاہر انہوں نے کفر و اسلام کے درمیان ایک راضی نامہ لکھدیا ہے کہ اسلام لفظ جہاد کو بُھلا دیتا ہے' کفر اپنے توحش کو بھول جاے' اور جبکہ آجکل کے ملحدین مسلمین اور متفرنجین مفسدین کا ایک " حزب الشیطان " بے چین ہے کہ بس چلے تو یورپ سے درجۂ تقرب عبودیت حاصل کرنے کیلیے (" تحریف الکلم عن مواضعہ " کے بعد) سرے سے اس لفظ ہی کو قرآن سے نکال دے' تو پھر یہ کیا ہے کہ میں نہ صرف " جہاد " کو ایک رکن اسلامی' ایک فرض دینی' ایک حکم شریعت بتلاتا ہوں' بلکہ صاف صاف کہتا ہوں کہ اسلام کی حقیقت ہی جہاد ہے' دونوں لازم و ملزوم ہیں' اسلام سے اگر " جہاد " کو الگ کر لیا جاے' تو وہ ایک لفظ ہوگا' جسمیں معنی نہیں ہے' ایک اسم ہوگا' جسکا مسمی نہیں ہے' ایک قشر محض ہوگا' جس سے مغز نکال لیا گیا ہے - پھر کیا میں اُن تمام اعمال مصلحین متفرنجین کو غارت کرنا چاہتا ہوں جو انہوں نے تطبیق بین التوحید و التثلیث یا اسلام اور مسیحیت کے عقد اتحاد کیلیے انجام دی ہیں ؟ وہ اصلاح جدید کی شاندار عمارتیں' جو مغربی تہذیب و شائستگی کی ارض مقدس پر کھڑی کی گئی ہیں' کیا دعوت جہاد دیکے میں جنود مجاہدین کو بلاتا ہوں کہ اپنے گھوڑوں کے سموں سے انہیں پامال کردیں ؟ اور پھر کیا چاہتا ہوں کہ اسلام کی زندگی کا افق' جو حرارت حیات کی گرد سے پاک کردیا گیا تھا' مجاہدین کی اوڑائی ہوئی خاک سے پھر غبار آلود ہو جاے ؟ ؟

ہاں ! اے غارتگران حقیقت اسلامی ! اے دزدان متاع ایمانی ! اور اے مفسدین ملت و مدعیان اصلاح ! ہاں ! میں ایساہی چاہتا ہوں' میری آنکھیں ایساہی دیکھنا چاہتی ہیں' میرا دل ایسے ہی وقت کیلیے بیقرار ہے' خداے ابراہیم و محمد (علیہما السلام) کی شریعت ایساہی چاہتی ہے' قران کریم اسی کو حقیقت اسلامی کہتا ہے' وہ اسی اسوۂ حسنہ کی طرف اپنے پیروں کو بلاتا ہے' اسلام کا اعتقاد اسی کے لیے ہے' اسکی تمام عبادتیں اسی کے لیے ہیں' اسکے تمام جسم اعمال کی روح یہی شے ہے' اور یہی چیز ہے' جس کی یاد کو اس نے ہمیشہ زندہ رکھنا چاہا' اور " عید اضحی " کو یوم جشن و مسرت بنایا -

پس یہ ہے' جسکی طرف میں مسلمانوں کو بلاتا ہوں' پھر تمہارے پاس کیا ہے' جسکی طرف تم ہم کو دعوت دیتے ہو؟ ہل عندکم من علم فتخرجوہ لنا ؟ (اتجادلوننی فی اسماء سمیتموہا انتم و اباؤکم ما نزل اللہ بہا من سلطان ؟) ان انتم الا تخرصون :

ام یریدون کیداً ؟ فالذین کفروا ہم المکیدون' ام لہم الہ غیر اللہ ؟ سبحان اللہ عما یشرکون (۵۲ : ۴۲)	یا انکا ارادہ مکر و فریب پھیلانے کا ہے ؟ اگر ایسا ہے تو یاد رکھیں کہ یہ منکر خود ہی شیطان کے فریب میں پڑے ہیں - یا پھر خدا کے سوا انکا کوئی اور معبود ہے ؟ اگر یہی بات ہے تو یقین کرو کہ اللہ کی ذات انکے اس شرک سے پاک ہے -

لیکن " جہاد " سے مقصود کیا ہے ؟ اسکا محمل اصلی کیا ہے ؟ کیونکر اسلام کی حقیقت اور جہاد ایک ہے ؟ آغاز مضمون میں جو سوالات کیے گئے تھے انکا حل کیونکر ہے ؟ اگرچہ ان میں سے ہر سوال تفصیل طلب ہے' اور یکے بعد دیگرے صدہا مباحث پر مشتمل' لیکن تاہم آئندہ نمبر کا انتظار کیجیے کہ چند اشارات عرض کروں

فا اللہ اکبر ! اللہ اکبر ! لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر ! اللہ اکبر و للہ الحمد -

مقالات

الاسلام و الاصلاح

(۳)

یه تدریجي رفتار ترقي همیں بتلاتي هے که اصلاح دولت عثمانیه سے مایوس هونا معقول پسندي کے خلاف هے - همکو اعتراف کرنا چاهیے که باب عالي نے اصلاح کے ایسے نمونے پیش کردیے هیں جن سے انکار نهیں کیا جاسکتا اور پهر اتنے هي پر اکتفا نهیں کیا هے بلکه مساعي اصلاح برابر جاري هیں - سچ یه هے که جو کچهه اسوقت تک باب عالي نے کیا هے اسکي باب عالي کے دوستونکو بهي توقع نه تهي -

اگر یورپ کي سیاست اسکے مساعي اصلاح کے ساتهه اتفاق کرے اور کافي وقت دے ' تو دولت عثمانیه کے تمام رخنونکي درستی هوسکتي هے - کیونکه اسکا ملک سرسبز هے اور مالگذاري وافر هے -

امتیازات غیر المسلمین

خلیفه ثاني نے جب بیت المقدس فتح کیا تو عیسائیونکو هر طرح کي مذهبي آزادي دي تهي ' مثلاً :

تمام کلیسوں کي جایداد میں اور تمام مذهبي معاملات میں بطریق کلیسا کو حق تصرف تها ' یعني نکاح ' طلاق ' وصایا ' اموال یتامي کي نگراني ' اور مذهبي احکام نه بجا لانے والونکي سرزنش وغیره میں کلیسا کو کامل اختیارات تهے -

آل عثمان کے عهد سلطنت میں جب قسطنطنیه فتح هوا تو اسوقت صرف دو کلیسے یعني رومن کیتهولک اور ارمني کے حقوق تسلیم کیے گئے -

اسکے بعد سنه ۱۸۵۶ ع میں رومن کیتهولک اور بعض دوسري سلطنتوں کے علي الرغم پرو تسٹنٹ ' ارمن متحده ' یونان متحده رومانی ' اور بلغاریا کے کلیسے بهي تسلیم کیے گئے - ان نئے کلیسونکو بهي وه تمام اختیارات دیے گئے تهے جو پہلے دو کلیسونکو حاصل تهے -

تمام انتظامي مجلس میں مسلمان اور غیر مسلمان ' دونوں ممبر منتخب هوتے هیں - عیسائي فرقوں کے سردارونکو اس انتخاب میں شرکت کا حق دیا گیا هے -

روحاني سردارونکو اس کا بهي حق دیا گیا هے که حکومت کے سامنے اپنے هم مذهبونکي حمایت کریں - اگر یه مفید ثابت نهو تو اپنے وکلا کے ذریعه سے باب عالي تک پهنچائیں - ان وکلا کو باب عالي اسلئے مقرر کرتا هے که اُس میں اور عثماني رعایا میں واسطه هوں -

کلیسونکي تعمیر میں جو دقتیں هوتي تهیں ' انمیں سے اب ایک بهي نهیں - اسکا تو امریکه کے لاٹ پادري نے بهي اقرار کیا هے که دولت عثمانیه میں کلیسونکي تعداد بهت بڑهگئي هے - خصوصاً غیر ملکي کلیسوں میں تو غیر معمولي اضافه هوگیا هے -

دولت عثمانیه کي بے تعصبي اور مسامحت کا ثبوت اس سے زیاده کیا هوسکتا هے که تمام وه سامان جو کلیسونکے نام سے لایا جاے ' چنگي کے محصول سے مستثنی هے -

دولت عثمانیه کو اپني غیر مسلم رعایا کي حفاظت کے ساتهه اسقدر اعتنا هے که اُن کي مذهبي عبادات میں خلل انداز هونا قانوناً سخت سزا کا مستوجب قرار دیا گیا هے - انکے مذهب کا اس قدر احترام کیا جاتا هے که پولیس کو حکم هے ' جب پادري نکلیں ' تو انکو سلام کرو ! !

مساوات کي یه حد هے که اگر کوئي عیسائي فوج میں عرصه تک رهنے کے بعد مر جائے ' تو اسکے جنازه کي مشائعت میں مسلمان سپاهیوں کو بهي شریک هونا پڑتا هے - حالانکه مشرقي عیسائیونکا یه عام قاعده هے که انکے جنازه میں صلیب وغیره بهي هوتي هے -

سب سے بڑهکے یه هے که انکو اختیار هے که هر قسم کي مذهبي اور دنیاوي فوائد کے لیے جلسے کریں اور جلسونکي قرار دادوں سے باب عالي کو مطلع کریں ' تاکه باب عالي انکے متعلق احکام صادر کرے -

آخر الذکر قاعده کي وجه سے باب عالي کو نه صرف مسلمانوں سے ' بلکه خود چرچوں سے مقابله کرنا پڑا - کیونکه عیسائي چرچ ایک دوسرے سے مختلف هیں اور ایک دوسرے کے سخت دشمن ' عیسائي دنیا کو ایک اسلامي سلطنت (دولت عثمانیه) سے سیکهنا چاهیے که مذهب کس درجه نرمي ' مسامحت اور رواداري کي تعلیم دیتا هے -

باب عالي کے عیسائي رعایا کے ساتهه حسن سلوک و مراعات حقوق کا اندازه سنه ۱۸۲۷ ع کے واقعه سے هو سکتا هے ' جب که روس نے اس بنا پر اعلان جنگ کیا تها که ینگ چري فوج نے رومن کیتهولک چرچ کے لاٹ پادري کو گالیاں دیں ' اور وه اپنے آپ کو اُس کا حامي سمجهتا تها کیونکه رومن کیتهولک چرچ عرصه تک اسکے زیر سایه رهچکا تها -

ادهر رومن کیتهولک چرچ کا بدله لینے کے لیے روس نے باب عالي کے مقابله میں اعلان جنگ کیا ' اور ادهر خود اسي فرقه کے لاٹ پادري نے تمام پادریونکے پاس یه حکم بهیجا که کوئي شخص روس کي مدد نه کرے ' عثماني فوج کي مالي و جسماني هر قسم کي مدد کي جائے ' اور اسکے نصر و فتح کے لیے گرجوں میں دعائیں مانگي جائیں - بلغاریا کي بهي یهي حالت تهي - فلپي پولس کے پادریوں نے اعلان شائع کیا تها که هم کو روس کي حمایت کي ضرورت نهیں -

پس حقیقت یه هے که باب عالي اصلاح کیلیے خود کوشش کر رها هے اور هم کو اسوقت پوري مساوات حاصل هے -

یه اعتراض که کامل مساوات اسوقت تک حاصل هونهیں سکتي جب تک که فوج میں عیسائي بهرتي نهوں ' بالکل صحیح هے ' مگر سوال یه هے که اسمیں کسکا قصور هے ' باب عالي کا یا عیسائي رعایا کا ؟ عیسائي رعایا کیوں فوج میں داخل هونا منظور نهیں کرتي ؟

الهلال

— * —

(سرر چڑه روڈ) کي تحریر ختم هوگئي ' میں اسطرف کچهه اس طرح اپنے حالات میں غرق رها که مقالات وغیره کے حصے کے دیکهنے کي مهلت نهیں ملي - اب اس مضمون کو دیکهتا هوں تو متعدد بیانات بحث طلب ' اور کتب اسلامیه کے حوالے زیاده تر محتاج رجوع و تحقیق نظر آتے هیں ' ان میں سے بعض ایسے هیں ' جو ما نحن فیه کے لیے زیاده مفید اور ضروري تهے مگر استدلال کمزور اور محدود رها ' اور بعض ایسے بهي هیں جنکا مطلب سمجهنے میں لائق مستشرق نے غلطي کي ' پس ضرورت هے که اُن پر نظر ڈالي جاے - انشاء الله بشرط گنجایش آئنده نمبر میں اصل رسالے کو سامنے رکهکر اپني راے ظاهر کرونگا - (ایڈیٹر)

اقـــرار حقیقت

---:*:---

عثماني شجاعت کے آگے ایک حق پرست انگریز کا سر بسجود قلم

معربۂ لولي برناس

— * —

قرآن کریم نے اپنے نزول کے وقت عیسائیوں کے متضاد خصائل کي طرف اشارہ کیا تھا:

و من اهل الكتـاب من ان تامنه بقنطار یوده الیک ' ومنهم من ان تامنه بدینار لا یوده الیـک الا مادمت علیها قائما (٣ : ٢٩)	اور یہود و نصارا میں سے بعض ایسے امانت دار ہیں کہ اگر انکے پاس زرو نقد کا ایک ڈھیر بھي امانت رکھدو ' تو بھي انکي نیت نہ بدلے اور واپس کردیں - اور بعض ایسے ہیں کہ ایک روپیہ بھي انکے حوالے کرو' تو اسکا واپس ملنا مصیبت ہوجاے' اور دیں بھي تو اس وقت' جب ہر وقت تقاضے کیلیے ان کے سر پر سوار رہو -

آج بھي ہم دیکھتے ہیں کہ حق اور صـداقت کي امانت و خیانت کے لحاظ سے مسیحي دنیا کا یہي حال ہے -

ایک طرف تو واقعہ نگاري کے امانت دار' لفٹننٹ ویگنر جیسے طبائع ہیں ' جو دروغ بافان عصر کا سر خیل ' اور فن کذب و کذابي کا معلم وقت ہے - غلط بیاني' مبالغہ طرازي ' قطع و برید ' حذف و اضافہ ' اور سب سے زیادہ یہ کہ قبل از وقوع اشاعت جسکے صحیفۂ کذب آفریني کے عام ابواب ہیں ' اور پھر دوسري طرف مستر (بینٹ) اور مستر (میکالا) جیسے راست بیان اور حق گو اهل قلم ہیں' جنھوں نے جنگ طرابلس کے متعلق تمام یورپ کے آگے اصل حقیقت کي ترجماني کي ' اور جنرل کنیوا کے اس قتل عام کے پوست کندہ حالات بیان کیے' جن سے خبررساني کے اس عہد طلائي میں بھي کامل تین ہفتے تـک دینا بے خبر رکھي گئي تھي -

البتہ یہ ضرور ہے کہ اس طرح کے راست باز اشخاص یورپ کے عام افراد میں پیدا ہو جاتے ہیں' مگر جو زبان و قلم ایک ادنی حیثیت بھي جماعت' قوم' اور جنس کي رکھتے ہیں' انکي جگہہ بغیر کسي استثنا کے ہمیشہ دوسري ہي صف میں رہي ہے -

ایسے ہي حق گو اشخاص میں سے ایک مشہور انگریز اهل قلم ' اور پارلیمنت کے سابق ممبر مستر (ارشمید بارتلت) ہیں -

اگر جنگ یونان و ترکي کو دینا نہیں بھولي ہے ' تو اسے یاد آنا چاہیے کہ عثماني بطش و باس کي داد کے لیے جب کہ نامہ نگاران جنگ چند صفحے کاغذ اور چند تولے روشنائي بھي صرف کرنا اصول اقتصاد کے خلاف سمجھتے تھے' تو بھي راست باز قلم تھا' جس نے اسي فراخدلي سے ترکوں کي مردانہ وار جانبازیوں کا اعتراف کیا تھا جسقدر کہ دوسرے نامہ نگاروں نے اسکے اخفا کي کوشش کي تھي -

غالبا انکے روز نامچہ جنگ یونان کا ترجمہ اردو میں شائع بھي ہو چکا ہے -

ولایت کي تازہ ترین ڈاک سے معلوم ہوتا ہے کہ مستر (بارتلت) موجودہ جنگ میں بھي شریک ہیں' اور وہاں سے حال میں ایک مراسلہ (ڈیلي ٹیلي گراف) کے نام بھیجا ہے' جسمیں نہایت تفصیل سے معرکہ (لولي برغاس) کے چشم دید واقعات لکھے ہیں' اور پہلي مرتبہ واقعات کو روشني بخشي ہے -

میدان جنگ میں محکمۂ احتساب خیمہ زن ہے ' نامہ نگار جسقدر خبریں بھیجتے ہیں' وہ دراصل اسي کا ایک ساختہ خاکہ ہوتا ہے' جسمیں رنگ پھر دیاجاتا ہے' اسلیے نامہ نگار نہیں بولتے' بلکہ وہي محکمہ بولتا ہے - (خود لندن ٹائمز) اور (کرانیکل) نے اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ صحیح خبروں کے بھیجنے یا جنگي مراسلات لکھنے کي کوئي صورت نہیں - نامہ نگار جنگ کے وقت زیادہ سے زیادہ یہ کرسکتے ہیں کہ گولیوں کي آوازوں کو شمار کرتے رہیں' اور کچھہ دیر کے بعد جب ایک افسر آکر نہایت سنجیدگي سے اطلاع دے کہ "بالاخر جنوں اور دیوؤں کي سي مخفي قوتوں کو کام میں لانے کے بعد ہم نے فلاں مقام فتح کرلیا" تو وہ اپني انشا پردازي کي آمیزش کے بعد اسي اطلاع کو یورپ تـک پہنچادیں ! بعض نامہ نگاروں کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ معرکوں میں شریک رہے ہیں' لیکن یا تو انکي شرکت کا دعوا بھي اتني ہي تصدیق کا مستحق ہے' جسقدر بلقاني فتوحات کي روایات' اور پھر واقعي طور پر جو لوگ شریک بھي ہیں' انکي شرکت کیا مفید ہو سکتي ہے' جبکہ انکي کوئي تحریر قلم احتساب کي ترمیم و تنسیخ کے بغیر باہر جا نہیں سکتي' اور اسکے ایک ایک لفظ پر (بقول نامہ نگار ڈیلي اکسپرس مقیم قسطنطنیہ) گھنٹوں بحث کي جاتي ہے ؟

لیکن (ڈیلي ٹیلي گراف) کے اس تعجب میں تمام دنیا کو شریک ہونا چاہیے کہ مستر (ارشمیڈ بارتلت) کا مراسلہ باوجود محکمۂ احتساب کي نگراني کے' بغیر کسي ترمیم و تنسیخ کے دنیا تـک پہنچ گیا' اور آغاز جنگ سے اس وقت تک یہ پہلا جھوت ہے' جسکي اشاعت ان ہمیشہ سچ بولنے والوں نے گوارا کي ہے -

مستر ارشمیڈ بارتلت لکھتے ہیں :

" میدان کے ایک حصہ میں اسوقت دو معرکے ہو رہے ہیں -

غازي محمود مختار پاشا جنھوں نے قرق قلعسي میں گو اصول احتیاط کے خلاف جلد بازي کي ' تاہم ایک مٹھي بھر سپاہیوں سے ایک لاکھہ فوج کا مقابلہ یاد گار رہیگا

بلغاري فوج کا ایک حصه عام فوج سے هٹ کے سلیم کے ان سواروں پر حمله کر رها هے جو کهوڑوں پرسے اتر پڑے تھے تاکه اسٹیشن کي طرف بلغاري فوج کي پیش قدمي کو روک دیں ' جو صرف اسلیے تھي که جنگ کے خط پر قبضه کرلیا جاے اور ایڈریانوپل کي تباهي کا راسته کهل جاے - اس حصے میں جنگ واقعي شدید ترین جنگ تھي -

عثماني فوج میں ۸ سو جوان تھے ' جنمیں سے انسحاب (یعنے باختیار خود هٹ آنے) سے پہلے ۱۵۰ آدمی کام آچکے تھے - مجھے جو منظر سب سے زیادہ دلچسپ معلوم هوا ' وه (لولي برغاس) پر حملے کا منظر تھا - بلغاري فوج نے شهر کا محاصره نصف دائره کي شکل میں کرلیا تھا - اور اسي هیئت سے نصف فاصلے تک پہاڑي کے نیچے بڑھتي هوئي چلي گئي تھي -

یہاں پہنچکے ان عثماني بٹالینوں پر آتشباري شروع کي گئي ' جو شهر کي خندقوں میں چھپي هوئي تھیں - اسکے جواب میں عثماني بٹالینوں نے بھي آتش باري شروع کي اور اپنے حمله آوروںکو نہایت سخت و شدید نقصان پہنچایا - ان لوگونکے پاس بچنے کے لیے کوئي آڑ کي جگهه نه تھي ' مگر تاهم پوري جرات کے ساتھه جواب دے رهے تھے - وهاں سے بلغاري توپخانه ایک ٹیلے کي چوٹي پر لایا گیا ' اور اس نے شهر اور ترکي خندقوں پر پھٹنے والے گولے پھینکنا شروع کردیے - گولے تعجب انگیز طور پر نشانے پر لگتے تھے اور انکي مهلک آتشبازي کے سامنے قائم رهنا فوجي شرف کے لیے سب سے بڑي آزمایش تھي ' مگر جانباز ترک اپني جگهه پر پورے استقلال اور ثبات کے ساتھه جمے رهے ' اور شهر کو نهیں چھوڑا -

* * *

ترکوں کا بہادرانه ثبات

عثماني فوج کا یه مقدمة الجیش (ریئرگارڈ) نہایت ثابت قدمي اور استقلال سے دو گھنٹه تک مقابله کرتا رها - دو بجے کے قریب بلغاریا کي پیاده فوج پہاڑي سے نکل کر آتشباز صفوں میں گھس گئي - دونوں فوجیں ملکے ایک پرشوکت جوش کے ساتھه آگے بڑھیں ' تاکه خندقوں پر حمله آور هوں - ترکي خندقوں میں ایک شور بلند هوا - یه وقت نہایت نازک اور گویا جنگ کي اصلي آزمایش گاه تھا ' آزادي اور تیزي سے آگ برسنے لگي - هر شخص جسقدر جلد سے جلد بندوق بھر کے فیر کرسکتا تھا ' کرتا تھا - کوئي شخص افسر کے حکم یا فوجي اشارات کا انتظار نهیں کرتا تھا - ترکوں کي طرف سے گولیوں کي گویا ایک بارش هو رهي تھي -

صدها بلغاري گولیاں کھا کے زمین پر گر رهے تھے - یه پیش قدمي اسوقت موقوف هوئي ' جب حمله آور ترکي خندقوں سے صرف سو گز کے فاصله پر تھے - مگر اب مدافعین اپني قدرتي شجاعت و بسالت کے ضعف سے نهیں ' بلکه اسباب جنگ کے طرف سے لاچار هوگئے تھے - وه اپنا آخري تیر بھي مارچکے تھے ' اور سامان جنگ ختم هوگیا تھا ' گو اب بھي مقدمة الجیش اپني جگهه قائم رهکر مرجانے پر طیار تھا ' مگر افسروں کو مجبوراً پیچھے هٹنا هي پڑا -

مجھے سخت تعجب تھا که ترکوں نے اس موقع سے کیوں فائده نهیں اٹھایا جو بلغاریوں کے لولي برغاس پر حمله کرنے سے انکو ملاتھا ؟ میں نے عثماني باٹري کے کمانڈر سے دریافت کیا که تم نے آتشباري کیوں نهیں کي ؟ اس نے جواب دیا که " مجھے یقین نه تھا که یه بلغاري هیں - میں انکو اپنا آدمي سمجھتا تھا - دوسرے مجھے آتشباري کے لئے کوئي حکم بھي نهیں ملا " آخر میں اس نے چند گولے پھینکے تھے ' مگر کوئي فائده نهیں هوا ' کیونکه ٹھیک نشانے پر نهیں تھے اور پاس هي گر پڑے تھے -

* * *

مقدمة الجیش کا انسحاب

عثماني مقدمة الجیش کے انسحاب کے بعد بلغاري شهر میں داخل هوے اور ایک مسجد کے اوپر اپنا علم بلند کیا ' مگر وه صرف تھوڑي دیر تک قبضه شهر کے بقا کا انتظام کرسکے ' کیونکه ترکوں کے پھٹنے والے گولے تمامتر انهي کي طرف آرهے تھے -

اسوقت تک میں نے ان حالات کے بیان کرنیکي کوشش کي هے جو ترکي خط کے انتہاے میمنه ' اور بلغاري خط کے انتہاے میسره میں جلد جلد پیش آرهے تھے ' مگر جسوقت لولي برغاس کو بلغاریوں نے لیا تھا ' مجھے ایک بار اسکے گرد و پیش نظر ڈالنے کا موقع ملگیا تھا ' پس اب میں دوسرے واقعات کے بیان کرنے کي کوشش کرتا هوں ' یه ایک ایسي قطعه زمین میں پے درپے هورهے تھے ' جو شمال و مشرق میں ۲۰ میل تک پھیلا هوا تھا -

وه قطعه زمین جس پر چھه رسالے معرض [illegible] آرا تھے ' ایک وسیع و مواج میدان مع ان متعدد وادیوں کے هے ' جو [illegible] پایاب [illegible] ' اور جسمیں نیم مدفون و منتشر گاؤں پھیلے هوے هیں - [illegible] طبعي طور پر اقدام و دفاع ' دونوں صورتوں [illegible] کیونکه پایاب وادیوں کے اندر ایک محفوظ [illegible] قطعه اس قدر کھلا هوا تھا که ٹیلے کي بلند ترین چوٹي [illegible] کے تینوں رسالونکي نقل و حرکت باسانی اور بالکل صاف طور پر دیکھي جاسکتي تھي ' اگرچه قدرتي طور پر جنگ کي دلچسپیاں اسي وقت محسوس هوتي هیں جبکه فوج قریب تر آجاتي هے -

یوناني جهاز پر ترکوں نے قبضه کر لیا هے ' اور یونانیوں کو مجبور کر رهے هیں که کام کریں

یہ بیرے لیے اور نہ صرف بیرے لیے بلکہ ہر تنہا دیکھنے والے کے لیے ناممکن ہے کہ اس معرکہ کو مفصل بیان کر سکے - کیونکہ اگر اسکی کوشش کی جاے تو داستان جنگ کو ناظرین کے لیے ممکن الفہم بنانے کے واسطے کئی ماہ درکار ہونگے تاکہ فرداً فرداً تمام افسروں کی کار روایوں کو جمع کیا جاے اور پھر ان میں ایک ترتیب پیدا کی جاے - پس میں اِن صفحات پر صرف ان واقعات کو ثبت کر رہا ہوں جو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں - تمام معرکہ چوبیس میل کے عرض میں ہو رہا تھا ' اور پھٹنے والے گولونکی روشنی میں صاف نظر آرہا تھا - توپخانہ کی اس آتشباری سے زیادہ شدید آتشباری میں نے آج تک کبھی نہیں دیکھی - ترکوں کی ہر بروے کار آنے والی باٹری کے مقابلہ کے لیے بلغاری نصف درجن باٹریاں مقرر کر دیتے تھے - یعنے ہر ایک ترک باٹری کے مقابلے میں چھہ بلغاری باٹریاں کام کر رہی تھیں بحالیکہ ترکوں کی آتشباری بے ترتیب و بدنشانہ تھی اور بلغاریوں کے گولے کم نہ ہونے والے طوفان کی طرح ترکی مقامات (پوزیشن) پر اپنے پورے اثر کے ساتھہ پھٹتے تھے -

بلغاریوں کی گولوں سے کوئی شخص بچتا معلوم نہیں ہوا - اسفیڈ اور میں دونوں برابر چل رہے تھے کیونکہ جو مقام دیکھنے کے لیے ہم اختیار کرتے تھے ' ہم کو یقین ہوتا تھا کہ دشمن کی آگ یہاں سے ہٹا دیگی - جس چیز نے ہماری اور نیز ترکی فوج کی حالت کو اسقدر خطر ناک بنادیا تھا وہ یہ تھی کہ ان کارزار میدانوں اور ان جیتے ہوے کھیتوں میں آذوقہ کا ملنا ناممکن تھا -

لولی برغاس کے لے لیلنے کے بعد ترکی میسرہ کے پہلو کے مقابلے میں بلغاریوں نے پیش قدمی کی ' مگر ترکی توپخانہ نے دن بھر انکو بڑھنے نہیں دیا اور بالکل روکے رکھا شام کے قریب غروب آفتاب سے دو گھنٹہ قبل یعقوب پاشا کمانڈر فورتھہ کارپس نے شہر پر حملہ کرنے کا قصد کر لیا جسمیں وہ توپخانہ بھی شریک تھا ' جو بلند زمین سے وادی کی طرف بڑھ رہا تھا - اس حملہ کا رخ نہایت صحیح تھا ' اور معلوم ہوتا تھا کہ ضرور کامیاب ہوگا - میں ڈویزن کے حملہ آور کمانڈر سے باتیں کرنے لگا - وہ اپنی کامیابی پر نہایت مسرور تھا - اس نے مجھہ سے کہا کہ معلوم ہوتا ہے دشمن پیچھے کی طرف ہٹ رہے ہیں کیونکہ انکا توپخانہ اور میٹرایز سے (ایک قسم کی توپ) جد وجہد کر رہے ہیں -

پرجوش جنگ

میں نے بلغاریا کی پیادہ فوج کے ایک حصہ کو دیکھا کہ بے تحاشا پہاڑی کی طرف پیچھے بھاگ رہی ہے ' مگر ترکی حملہ جس سے بہت کچھہ امیدیں تھیں رات کی وجہ سے بہت بے موقع رک گیا ' اور بلغاریوں کو مہلت ملگئی - آگ دونوں طرف سے ایک ایسے متساوی الاضلاع کی شکل میں بلند ہونی تھی ' جسکا ایک ضلع نکال لیا گیا ہو - رائفلوں کی نہ ختم ہونے والی آگ ' معلوم ہوتا تھا کہ کسی بہت بڑی مشین سے نکل رہی ہے اور ایک فضاے آتشین کی صورت میں پھیل جاتی ہے -

ہم دھویں کو دیکھہ سکتے تھے جو دھنے طرف آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہا تھا ' جسکے معنی یہ تھے کہ سکنڈ آرمی کاربس کی جماعت نہ صرف اپنے مقام پر قابض ہی تھی ' بلکہ یقیناً آگے بڑھ رہی تھی - میں نے جن جن افسروں سے اس کے متعلق گفتگو کی ' ان سب کو یقین تھا کہ آج دن شاہی عثمانی فوج کے حق میں نہایت کامیاب دن تھا - مگر تاریکی پھیلنے سے کچھہ پہلے بلغاری فوج نے سیکنڈ آرمی کے مقابلہ میں انتہائی کوشش کی ' جسمیں انہوں نے نہ صرف اسکی پیش قدمی کو روک دیا بلکہ ان مقامات میں سے جو انکے ہاتھہ سے نکل چکے تھے چند واپس لیلیے - چھہ بجے کے قریب تاریکی کی وجہ سے میں اور اسمیڈ میدان جنگ میں بھٹکنے لگے - ہم دونوں کبھی سوار ہوتے اور کبھی پیادہ چلتے - ہماری حالت نہایت خراب تھی کھانے کی قسم سے ہمارے ساتھہ کچھہ نہ تھا - اس میدان میں کوئی جگہہ نظر نہیں آتی تھی جہاں ہم رات بسر کر سکتے ' اور سب سے زیادہ یہ کہ ہم دو آدمیوں میں ایک کمبل بھی نہ تھا کہ کم از کم سردی سے تو بچ سکتے -

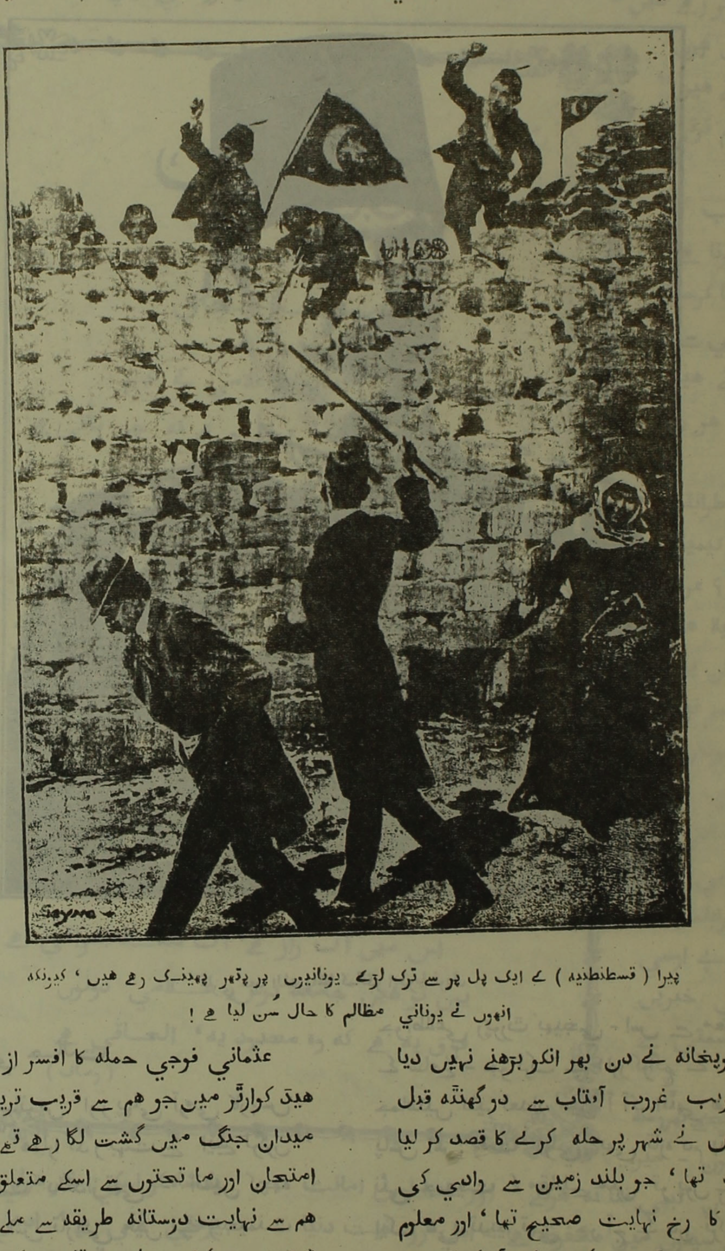

پیرا (قسطنطنیہ) کے ایک پل پر سے ترک لڑکے یونانیوں پر پتھر پھینک رہے ہیں ' کیونکہ انہوں نے یونانی مظالم کا حال سن لیا ہے !

عثمانی فوجی حملہ کا افسر از راہ مہربانی ہمیں یعقوب پاشا کے ہیڈ کوارٹر میں جو ہم سے قریب ترین مقام تھا ' لے گیا - پاشا موصوف میدان جنگ میں گشت لگا رہے تھے ' اور اپنی فوج کے آخری مقام کا امتحان اور ما تحتوں سے اسکے متعلق معلومات فراہم کرتے جاتے تھے - ہم سے نہایت دوستانہ طریقہ سے ملے - وہ ایک جسیم اور عظیم الجثہ شخص ہے ' اور معلوم ہوتا ہے کہ آج کی کار روائی کا اسکو سخت افسوس تھا - آس ے جب ہماری یہ حالت سنی ' تو کہا کہ میں آپ لوگوں کو نہایت خوشی سے کھانا اور قیامگاہ دونگا -

اس نے یہ بھی کہا کہ میں آج کہیں نہیں جا سکتا ' شب بھر حفاظت کرنے والے سپاہیونکے ساتھہ گھوڑے پر یہیں گشت لگاتا رہونگا - کل کی رات بہت خراب تھی - میں سمجھتا ہوں کہ آج کی رات بھی کل رات سے کم نہیں ہوگی - میں آپ لوگوں کو کھلے میدان میں

رهنے کا مشورہ کبھي نہيں دونگا - ميرے نزديک آپ لوگوں کے ليے بہتر هوگا کہ آپ عبد الله پاشا سپه سالار خاص کے هيڈ کوارٹر ميں جو يہاں سے دس کيلومٹر کے فاصلہ پر اسکز کوئي نامي ايک گاؤں ميں هے ' چلے جائيں - دو ميرے سپاهي آپکي راهنمائي کرينگے " -

جنگ ايک بد انجام کھيل هے

پاشا اسکے بعد جنگ کے متعلق گفتگو کرنے لگا - اس نے کہا کہ جنگ ايک بد انجام کھيل هے جو صرف وحشيوں هي کے ليے زيبا هے اور يہ کہ جنگ ميں کوئي امر بھي شاندار نہيں - جنرل کا شکريہ ادا کرکے ميں اور اسميد اس خوفناک تاريکي ميں اسکز کوئي کي طرف روانہ هوے - گرد و پيش کے مناظر اسوقت بے حد پُر شوکت و پُر عظمت تھے - آتشباري بالکل ختم هو چکي تھي - ايک سکون چھايا هوا تھا ' جسميں توپ کي گرج يا بندوقچيوں کي بندوقوں کي کھڑا کھڑاهٹ کبھي کبھي خلل انداز هوکے ياد دلا ديتي تھي کہ دو لاکھ سپاهي مسلح و مستعد اس انتظار ميں ليٹے هوے هيں کہ صبح هوتے هي ايک دوسرے کا گلا کاٹنے کے ليے اٹھ کھڑے هوں - ميدان ميں جسقدر نظر ديکھ سکتي تھي ' ايک چراغاں نظر آتا تھا - چھوٹے چھوٹے گاؤں اور بستياں جل رهي تھيں ' جنميں بلغاريوں نے آگ لگادي تھي - سپاهي بھي جو دن بھر کي مصيبت کے بعد غفلت ميں چور تھے بسا اوقات نا دانستہ طور پر اپنے هموطنوں کے ليے اسي قسم کي بد بختيوں کا سبب هو جاتے هيں - اس آگ سے بہت سے ترکي جنرلوں کو يہ دهوکا هوا کہ بلغاري پيچھے هٹ رهے هيں اور يہ کہ صبح کو آگے کے مقامات خالي مليں گے -

غازي عبد الله پاشا کمانڈر ايڈريا نوپل

* * *

زخميوں کي حالت

همارا اسکز کوئي کا راستہ همکو ساتويں اور پہلي آرمي کارپس خطوط کي طرف لے گيا - راستے ميں همارا گذر بہت سے ايسے لوگوں ميں سے هوا ' جن کي حالت نہايت دلگداز تھي - انميں کچھ لوگ وہ تھے ' جو پيچھے رهگئے تھے ' اور اس تاريکي ميں اپنے ريجيمنٹ کو تلاش کر رهے تھے - کچھ لوگ وہ تھے جو بہت کچھ لڑنے کے بعد چھوٹ گئے تھے - بہت سے زخمي تھے جنکي نگاهيں کسي پناہ گاہ يا ميدان جنگ کے شفاخانے کي جستجو ميں آوارہ گردي کر رهي تھيں - مگر آہ ! موخر الذکر کي جستجو فضول تھي - کيونکہ وهاں اسکا نام و نشاں بھي نہ تھا - زخميوں کي حالت بيحد هولناک اور حسرت زا تھي - ترکوں کا صيغہ معالجات بہت ناقص معلوم هوتا هے - زخمي سپاهيوں کو مشکل سے معمولي مدد بھي ملسکتي هوگي -

اسکز کوئي کے راستے ميں صدها زخمي همکو روک روک کے پوچھتے تھے کہ سفري شفاخانے يا عام شفا خانے کہاں ملينگے ؟ مگر ميں ان بيکسوں کو جواب ديتا تھا کہ وهاں دونوں نہ تھے - هم نو بجے اسکز کوئي پہنچے - گاؤں زخمي اور تھکے هوے سپاهيوں سے بھرا هوا تھا - جنھوں نے تمام مکانات پر قبضہ کر ليا تھا - يہ گاؤں پہلے بہت سر سبز تھا ' اور معقول مقدار ميں اسميں بھوسے اور غلہ کے ذخائر تھے -

سپاهي جنھيں دو دن سے ايک دانہ بھي نہيں ملا تھا ' کچا اناج کھا رهے تھے - کچھ اسميں ايسے بھي تھے جو آٹا پيسکے روٹي پکا رهے تھے ' گو يہ روٹي کھانے کے قابل نہ تھي مگر تاهم نہونے سے تو بہتر تھي -

۳۰ اکتوبر چہار شنبہ کو عبد الله پاشا اور اُن کے اسٹاف کے افسر نور کے تڑکے اُٹھے ' اور سويرے هي سے جنگ کي تياريوں ميں لگ گئے - اگرچہ سردي اسقدر شدت سے تھي جس کا بيان نہيں هوسکتا ' مگر آسمان بالکل صاف تھا - اور جنگ کے ليے کوئي چيز مانع نہ تھي - همارے ساتھ جتنے لوگ تھے سبھوں نے ساري رات نہايت بے چيني کے عالم ميں آنکھوں ميں کاٹي تھي - سونے کے ليے صرف گھانس کي چند گٹھيا ں هر شخص کو ملي تھيں ' اور يہ بھي سر شام جلدي جلدي ميں ادھر اُدھر سے جمع کرلي گئي تھيں - کيا افسر کيا سپاهي ' کسي کو بھي روٹي کا ايک ٹکڑا در کنار ' ايک پيالي چاے تک نہيں ملي تھي - کيونکہ سکز کوئي کے گاؤں ميں کھانيکي ايک بھي چيز باقي نہيں رهي تھي - دوسري کور کے کمانڈر شفقت طرغد پاشا نے علي الصباح جو اطلاعي رپورٹ بھيجي - اس سے معلوم هوا کہ اُن کي فوج کے دستے کے سامنے - جو ترک بے اور کواگچ کے مابين تھي - دشمنوں کي جماعتيں کثير تعداد ميں آ آکر اکٹھي هو رهي هيں - عبد الله پاشا کے پاس اس وقت کوئي بھي تازہ دم بٹالين نہ تھي - جسے وہ اس نئي جمعيت کے مقابلے ميں توپوں کے آگے لاکر کھڑا کرسکتے - صرف ايک هي تدبير تھي جو آج کے دن ترکوں کو شکست سے بچاسکتي تھي - وہ يہ تھي کہ دوسري کور اس وقت اپني جگھہ ميں جم کر دشمنوں کي مدافعت کرتي رهتي ' جب تک کہ محمود مختار پاشا تيسري کور سميت وهاں آنہ پہنچتے -

(باقي آئندہ)

مراسلات

دعوت اصلاح مسلمین و اتحاد اسلامي

— * —

بقيه الہلال نمبر (۱۷)

(۲)

ميري حقير راے ميں مسلمانوں کو اپنا اصول زندگاني لفظ بلفظ قران کے مطابق کردينا چاهيے ' ليکن فروعات دنيا ري ميں اوس ترقي عقلي و اختراعي سے فائده اوٹهانا چاهئے ' جو حکيم حاذق نے موجوده زمانه ميں اهل يورپ کو بخشي هے ' ارر جس سے وه مشرق و مغرب پر آج حکمراني کر رهے هيں -

ميں ان لوگوں ميں نهيں هوں ' جو اسلام کو منجمد سمجهتے هيں ' جو يه جانتے هيں که اسلام ترقي کا ساتهي نهيں هے -

مسلمانوں کو مذهب اور ماديت کو مدغم کرنا هے - صرف مسلمان هي ايسا کرسکتے هيں - اور ايسا کرنے هي سے وه اُن لوگون پر فتح پاسکتے هيں ' جو صرف ايک هي کے هو رهے هيں -

ديکهيے - مسلمانان طرابلس نے کسقدر کاميابي اس کيميائي ترکيب سے حاصل کي ؟ عربوں کا فوجي جوش اگر اکيلا هوتا ' تو آج طرابلس کے ميدان پر باره پندره هزار نعشيں بے سر تڑپتي هوتيں ' جسطرح سوڈان کے ميدان کارزار ميں تڑپ چکي هيں - اگر ترکي مبادي ساز و سامان جنگ بلا مذهبي جوش و ولوله کے هوتا ' تو طرابلس کے ميدان سے بهي پے در پے اوسي طرح پسپا هونے کي خبريں آتيں ' جسطرح بد قسمتي سے اب آ رهي هيں -

خداے کارساز پر مجهے بهروسه هے - ميں جانتا هون - ميرا دل کهتا هے که مسلمان کبهي فنا نه هونگے ' اور خدا اوس امانت کا پاس کريگا جو اونکے سينوں ميں محفوظ هے - اهل روحانيت دنيا سے فنـا هونے والے نهيں - کبهي ماديت کو کامل فتح نصيب هونے والي نهيں - شايد اسي اعتقاد کي وجه هے که ميں اس انديشه ناک وقت ميں بهي مايوس نهيں هوا - ممکن هے که الله کريم اس حال کے کروسيڈ سے بهي وهي کام لے ' جيسا اِس سے پہلے کے عيسائي کروسيڈ سے ليا تها - اُس زمانه کے کروسيڈ ميں مسلمانوں کو فتح هوئي تهي - خدا کرے اب بهي مسلمان هي فتح پاويں - انشا الله ايسا هي هوگا - ليکن اس زمانه کے کروسيڈ سے عيسائي اور يورپ متمتع هوا تها - الله ايسا کرے که اس مرتبه مسلمان اور ايشيائي متمتع هوں -

اوس مرتبه کے کروسيڈ نے عيسائيوں کي آنکهيں کهول دي تهيں آنهوں نے ديکها که محض روحانيت سے کام نهيں چليگا - اور اسليے انهوں نے اپني توجه مادی ترقي کي طرف متوجه کي - اور اپني تهذيب کا مدار ماديت پر رکها - اختراعات اور ايجادات شروع هوگئے کفر و الحاد کے فتوے کم هونے لگے ' اور دنياوي کاميابياں شروع هوگئيں

کيا ان معرکوں سے مسلمانوں کي آنکهيں نهيں کهلينگي - کيا وه مذهب کے ساتهه عقل معاش کي ترقي کي سعي ميں مصروف نه هوجاوينگے کيا روحاني ترقي کے ساتهه اس مادي ترقي کو - جس سے وه ڈریڈناٹ بنا سکيں ' زيپلين بنا سکيں ' مارکوني گرام اور اِکس ريز کي ايجاد کرسکيں - نه ملاسکينگے ؟

ايک ايسے شخص کي راے جس کے دل ميں مسلمانوں کا درد هے اگر کم وقعت نه سمجهيے تو اپني روش اخباري کو نه صرف مذهب پر ' بلکه مذهب اور تعليمات دونوں پر قائم کيجيے -

مجهے اسلام کي قوت پر اسقدر بهروسه هے که اسکا کبهي ڈر نهيں هوتا که اسلام کو بهي سائنس يا ماديت اوس طرح زير کرليگي ' جسطرح عيسائيت کو اُس نے کرليا هے - اسلام اور صرف اسلام سائنس سے نه دبنے والا مذهب هے - آپ کيوں ماديت سے ڈرے - اگر آپ ڈرے - اگر مسلمان ڈرے ' تو وهي حالت هوگي جيسي ايک کهاني ميں بيان هوئي هے - ايک بهت بڑا عالم فلسفي بادشاه تها - اوسنے ارد گرد امرا و وزراء سب عالم اور فلسفي اور منطقي تهے - ان لوگوں نے جنگ کو بهيميت سمجها اور فوج کو غارتگر - سپاهي سب موقوف کرديے - پڑوس کے بادشاه کو اسکي خبر هوئي - موقع پاکر چڑهائي کردي - اودهر سے فوج بڑهتي آتي هے ' ادهر سے علماء پهنچ جاتے هيں که جنگ کے نقصانات دکهاويں ' وه جاکر وعظ کرتے هيں که انساني خون بهانا نا جائز هے - جنگ بهيميت هے - مگر فوج بڑهتي هوئي چلي آئي اور بادشاه کو تخت سے اوتار کر ملک پر قبضه کرليا ' فلسفه اور منطق تلوار کے آگے سرنگوں هوکر رهگيے -

مجهے اميد هے که آپ ميرے مضمون کو سمجهنے ميں غلطي نکرينگے - ميري حالت اس شعر کے مصداق هے -

---

فکاهات

— * —

مسئلۂ الحاق

— * —

مجهکو حيرت تهي که تعليم غلامي کے ليے
وه نيا کونسا پهلو هے که جو باقي هے

پہلے جو بزمگه خاص تهي اس فن کے ليے
آج جو کچهه هے اُسي درس کي مشاقي هے

اُسکے هوتے هوے پهر ليگ کي حاجت کيا تهي
جب وهي بادۂ گلگوں هے وهي ساقي هے

فيض هے عالم بالا کا ابهي تک جاري
استفاده ميں وهي شيوۂ اشراقي هے

غلطي هے جو نئي چيز سمجهتے هيں اسے
يه فقط وهم غلط کار کي خلاّقي هے

— * —

شيخ صاحب نے کها مجهسے به انداز لطيف
اس ميں اک راز هے ' اک نکتۂ اشراقي هے

يوں تو هيں جامعۂ درس غلامي دونوں
فرق يه هے که وه محدود يه ' الحاقي هے

(وصاف)

چو نه بینم اندر این جهاں ، کسے محرم دل زار من
بزنم فغاں به در خدا که جهاں تو بمن آورد

ھندوستان کے مسلمانوں کے لیے میں سب سے زیادہ ضرورري چیز آنکي طبعیت (کیریکٹر) کي درستي سمجھتا ھوں ' اور یہ بلا سیاسي حالت کي درستي کے ممکن نہیں ' ظاھر ھے کہ انکي سیاسي ترقي بھي فوراً درست ھوجاے ' اگر وہ اپني سیاسي زندگي کو قرآن کے مطابق کردیں ' بے نفسي جسکي سب سے زیادہ اونکو ضرورت ھے قرآن کي تعلیم سے پیدا ھوسکتي ھے ' اخوت بھي ' اخلاقي جراءت بھي ' حمیت بھي ' شرق جمہوریت بھي ' حریت بھي ' قومیت بھي ' مساوا بھي - میں اپني حقیر راے یہ دونگا کہ آپ الہلال میں قرآن کي ایسي ھي تعلیم کو اختیار کریں ' روزہ نماز غسل کے احکام کے لیے بہت سي کتابیں موجود ھیں -

اب آپ کے ملانے نام کي بابت (جو من انصاري الی اللہ کے عنوان سے دي ھے) کچھہ عرض کرتا ھوں - میں ابتک اس حال ھوں -

معلوم نه شد که درطرب خانه خاک
نقاش من از بهرچه آراست مرا

اپنے وجود کي غایت میري سمجھہ میں نہیں آتي - ھندوستان کي بڑي سے بڑي جگہہ سے میري ھمت ارفع ھے - اسلامي مقامات کي چھوٹي سے چھوٹي جگہہ کے بھي میں اپنے کو ناقابل پاتاھوں -

جب طرابلس کي جنگ شروع ھوئي تو ارادہ ھوا کہ وھاں چلا جاؤں اور یہ میں نے آپ سے بھي کہا تھا - مگر پھر نہ سمجھہ سکا کہ وھاں جاکر کرونگا کیا ' جانوروں تک کي جان لینے سے طبعیت گریز کرتي ھے ' انسان کي جان لینا کیسا ' جاکر سوا اسکے کہ بیچارے عربوں پر بار ھوتا اور نتیجہ کیا تھا -

اب جنگ بلقان ھے ' صاحب طرابلس نے دل بڑھا دیا ' قسطنطنیہ جانے کا ولولہ ھوتا ھے پھر دبجاتا ھے ' یہي نہیں سمجھہ میں آتا کہ وھاں پہنچکر کیا کرونگا ' کبھي یہ بھي خیال آتا ھے کہ جاکر اپنافرض ادا کردوں ' کام آنا نہ آنا میرے اختیاري نہیں ' کسي قابل ثابت ھوا تو کام آھي جاؤنگا ' مگر پھر اسي کے ساتھہ یہ خیال بھي کبھي کبھي آجاتا ھے کہ یہاں رھکر اور نہیں تو دوسرے مسلمانوں کو مدد دینے ھي پرآمادہ کرسکتاھوں ' یہ محض خفیف کام ھے ' مگر کچھہ ھے تو ' وھاں جاکر یہ بھي نہ رھیگا ' البتہ قسمت میں دلي آشفتگي ھے ' وہ درپیش ھے - جنگ بلقان کے پہلے ارادہ یہ تھا کہ میں بھي ایک روزانہ اخبار لکھنو سے نکالونگا اُردو الہلال کلکتہ میں ' ھمدرد دھلي میں ' اور پین اسلام لکھنو میں ' میں نے سہروردي کو اپنا یہ ارادہ لکھا بھي تھا مگر اس ارادہ کا بھي عمل میں آنا آسان نہیں تھا ' لکھنو کي حالت عجیب ھے ' کسي کو سني شیعہ کے جھگڑے سے فرصت نہیں ' کسي کو مسلم لیگ سے - کسي کو ھندو مسلمانوں کے مسئلہ میں انہماک ھے - نیا ھنگامہ مدارس نسواني کا ھے -

الغرض محرم راز دل شیدائے من
کس نمی بینم زخاص و عام را

پھر بھي ھمت اسي بلندي جنون کے حد تک ھے - اسلیے ارادہ ممکن تھا عمل اسي صورت اختیار کرلیتا - اور ایک انجمن پین اسلامک اور پین اسلام اخبار نکل آتا - مگر اس بلقان کي لڑائي نے قسطنطنیہ ھي صرف دلکو کھینچنا شروع کیا ھے - وھاں گیا تو اخبار کیا ھوگا - ھندوستان سے طبیعت یوں بھي بیزار تھي - اب اور زیادہ ھوگئي ھے -

اب آپ کي صدا کي طرف بھي کان ھیں ' میں آپکے اندر مرحوم مصطفے کامل کي شباھت پاتا ھوں - آپ کے ایسے لوگوں نے دنیا میں عظیم الشان انقلاب کیے ھیں - میرے علم میں ھندوستان میں صرف تین مسلمان ایسے ھیں جو اسلام کا جنون رکھتے ھیں اور ان میں ایک آپ بھي ھیں - آپ کے ساتھہ کام کرنے میں ایک قسم کا مزہ بھي تھا ' جو تنہا کام کرنے میں حاصل نہیں ھوسکتا -

انگلستان میں سہروردي صاحب کے ساتھہ کام کرنے میں لطف رھا ' کلکتہ میں وہ بھي ھیں - قند مکرر کا مزہ ھو جاتا - مگر پھر میں ارادہ چھوڑوں تو کلکتہ کے لئیے کیوں ؟ کعبہ نہیں ' مدینہ نہیں ' قسطنطنیہ میں کیوں نہ جاؤں ؟

مگر اب مجھے لکھیے تو ' کہ آپ کیسا ساتھي چاھتے ھیں ؟ معلوم نہیں میں اُسکا اھل بھي ھوں کہ نہیں -

میري حالت صحت بھي کچھہ بہت اچھي نہیں - ابھي دو مہینہ ھوا ' دل کي حرکت ھي رکي جاتي تھي - وقت پر دوا پہونچگئي - خیر - جاري رھي - لیکن حوادثات بڑھتے ھي جاتے ھیں - چونکہ اونکے دفعیہ میں عملاً کوئي حصہ نہیں لے سکتا ' اسلئے وبال دل ھي پر پڑتا ھے - خدا مسلمانوں پر رحم کرے وقت اچھا نہیں ھے ' لیکن مایوسي کا بھي موقع نہیں ھے - پین اسلامک ولولہ اب بھي تباھي سے بچا سکتا ھے ' اور بلندي پر پہونچا سکتا ھے و ما توفیقي الا باللہ -

مشیر حسین قدوائي (بیرسٹرایٹ لا)
لکھنو

طبي وفد یا نقد روپیہ ؟

— * —

جناب ایڈیٹر صاحب الہلال

چونکہ بعض اصحاب اس شبہ میں پڑے ھوے ھیں کہ آیا انجمن ھلال احمر قسطنطنیہ کو روپیہ کي زیادہ ضرورت ھے یا طبي وفد کي ؟ لہذا میں نے ھز ایکسلنسي جعفر بے عثماني قونصل جنرل مقیم بمبئي سے استصواب کیا تھا - جسکا جواب بذریعہ تار حسب ذیل وصول ھوا ھے :

(بمبئي ۳۰ - نومبر) قسطنطنیہ کو روپیہ بھیجنا بمقابلہ طبي وفد کے زیادہ مناسب ھے ' اسلیے کہ وفد بھیجنے میں بہت وقت ضائع ھوگا -

نیاز مند قمر شاھجہاں از رامپور اسٹیٹ

جذبات دل

از مولانا سید عبد الحکیم صاحب سیف (شاھجہانپور)

دشوار ھوگئیں ھیں آسانیاں ھماري
کیونکر نہوں زیادہ حیرانیاں ھماري
کچھہ بھي جو رنگ لاتا اے سیف خون اپنا
بیکاریوں نجاتي قربانیاں ھماري

* * *

جب حد سے بڑھگئي ھوں بدکاریاں ھماري
پھر کیوں نہ بے اثر ھوں خونباریاں ھماري
اے سیف چارہ گر بھي کرتا ھے ابتر نفرت
مخدوش اسقدر ھیں بیماریاں ھماري

* * *

بے سود ھے سیف گریۂ و زاریئے دل
جب ھوگئي لاعلاج بیماریئے دل
کہتا ھے بگڑکے یہ طبیب حاذق
اب موت ھے پاداش غلط کاریئے دل

شئون عثمانیہ

ایک پر اسرار طلسم

یا

جنگ بلقان

—:—

(ڈیلی نیوز) اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں جنگ کی خبروں پر بحث کرتے ہوے لکھتا ہے : " موجودہ جنگ بلقان میں صحیح اور اصلی واقعات جس قدر ایک راز نہفتہ رہے ہیں ' شاید ہی اس سے پیشتر کسی جنگ میں رہے ہوں - روس اور جاپان کی لڑائی میں جو کچھہ واقعات گذرتے رہتے تھے - اُن کا علم ہمیں عام طور پر ہوجایا کرتا تھا - اس وقت بھی ہمیں اتنا ضرور معلوم ہے کہ ترک خطوط شتلجا پر مدافعت اعدا میں مصروف ہیں - لیکن ساتھہ ہی یہ بھی معلوم ہوگیا ہے کہ جو خبریں صوفیا کی تاروں سے وصول ہوتی رہی ہیں ' اور نیز وہ خبریں جو میدان جنگ کا یکہ و تنہا نامہ نگار لفٹننٹ وگنر تقسیم کرتا رہا ہے - زیادہ تر جھوٹی اور بے بنیاد محض تھیں - اگر چہ سادہ لوحی سے کچھہ دیر تک ہمیں ان خبروں پر یقیں کرنا پڑا ہے لیکن اب اُن کا مصنوعی اور بذاتی ہونا روز روشن کی طرح آشکارا ہوگیا - سب سے پہلے اسفیر لندن (ایک باتصویر رسالہ جو لندن سے شایع ہوتا ہے) ہی کو لیجئے - اس میں مقام جنگ کا ایک نقشہ دیا گیا تھا ' اور اڈریا نوپل کے قلعہ جات کا بلغاریوں کے قبضے میں آجانا دکھایا گیا تھا - فتح شدہ قلعوں میں قلعۂ مارش کا بھی نام لیا گیا تھا - نیز خبر دی گئی تھی کہ اس قلعے پر - جو عین ریل کی سڑک پر واقع ہے - ۲۳ اکتوبر کو قبضہ ہوگیا ہے ' لیکن آج صاف ظاہر ہے کہ نہ تو اڈریا نوپل ہی پر بلغاریوں کا قبضہ ہوا ہے اور نہ قلعۂ مذکور پر - قلعۂ مارش بدستور نہ صرف ترکوں کے قبضے اور تصرف ہی میں ہے ' بلکہ ریل کی سڑک پر واقع ہونے سے بلغاری افواج کو اُس راستے سے فوجی رسد اور دیگر ضروریات جنگ لیجانے سے کھڑا روک رہا ہے - نیز جب اس بات کا خیال کیا جاتا ہے کہ بلغاریوں کے لئے صرف یہی ایک راستہ ہے جس سے وہ اپنی فوج تک سامان وغیرہ پہنچا سکتے ہیں ' اور ساتھہ ہی یہ خبر بھی سننے میں آتی ہے کہ بلغاری افواج کے سپاہیوں کو اب کھانا تک نہیں ملتا ' اور وہ بھوکے مر رہے ہیں ' تو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ ضرور نہیں ملتا ہوگا اور وہ بیشک مر رہے ہونگے ' لیکن پھر خبر آتی ہے کہ بلغاریوں نے قرق کلیسا تک ایک ریل کی سڑک بنوالی ہے ' اور وہ بہت جلد اسکی ارام دہ اور تیز رفتار گاڑیوں میں بیٹھکر منزل مقصود تک پہنچ جا سکتے ہیں - لیکن کسی گذشتہ اِشاعت میں ہم دکھا چکے ہیں کہ یہ خبر بھی محض ناقابل اعتبار ہے - اس پر یقین کرنے کی صورت میں مان لینا پڑتا ہے کہ پچاس میل تک ایک ایسی ریلوے لائن چودہ روز کے اندر اندر بنگئی ' جس کے درمیان چھہ پل بھی بنانے پڑے ! کیا کوئی عقل سلیم ایسی باتوں کو قبول کر سکتی ہے ؟ اب یہ حقیقت بالکل اشکارا ہوگئی ہے کہ بہم رسانی سامان رسد میں جو مشکلات پیش آرہی ہیں اُنھیں بلقانی اتحاد دنیا کی نظروں سے چھپانے کیلیے مضطربانہ ہاتھہ پانوں مار رہا ہے اور ساری کوشش اسمیں صرف کی جا رہی ہے کہ کسی طرح کوئی خبر ایسی اُڑائی جائے ' جس سے ہوا خواہاں ریاستہاے بلقان کی ڈھارس بندھ سکے اور وہ اپنے آلات عمل تیز کرنا شروع کر دیں -

بعد ازاں یونانیوں کے سالونیکا پر قابض ہو جانے کا افسانہ دنیا کو سنایا گیا ' اور پھر اسکے چار دن بعد اعلان کیا گیا ' کہ ایک نہایت سخت جنگ کے بعد بلغاریوں نے سالونیکا پر قبضہ کرلیا ہے - کاش اس اعلان کے وقت انھیں یاد رہتا کہ اسی شہر پر یونانیوں کے قابض ہو جانے اور اس خوشی میں پائے تخت یونان میں عام جوش مسرت کے اظہار کیے جانے کا افسانہ صرف چار روز قبل وہ دنیا کو سنا چکے تھے ! پھر منگل کو دوسرے پچاس ہزار ترکوں کی گرفتاری کی خبر آئی (قرق کلیسا والے پہلے پچاس ہزار کی خبر کا جو حشر ہوا اُس سے غالباً ناظرین نا واقف نہ ہونگے) - بدھ کو یہ تعداد گھٹ کر چالیس ہزار رہگئی - اور آج جمعرات کو صفر میں شامل ہوگئی ! اب کہا جاتا ہے کہ سرویا والوں نے مناستر پر قبضہ تو بیشک کرلیا ہے ' لیکن اُس وقت ' جب ترک اُسے خالی چھوڑ کر وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے تھے ! ! -

به بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا !

اس وقت باوجودیکہ ایک عالم صوفیا کی خبروں کے لیے ہمہ تن گوش ہو رہا ہے ' وہاں خاموشی ہی خاموشی چھائی ہوئی ہے - ایسی باتیں کہاں سے لائے ' جو کہنے کے لایق ہوں ؟ لیکن ہمیں یہ دیکھہ کر نہایت خوشی ہو رہی ہے کہ خبروں کی اشاعت کے متعلق جو کچھہ کام کرنے کے ہیں ' وہ سر دست ناظم پاشا کر رہے ہیں -

مذکورۂ بالا باتوں سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ اڈریا نوپل والوں کی مدافعت نے بلغاریوں کی قوت کا خاتمہ کردیا ہے ' اور پہلے کی طرح ہوا کا رخ اب انکی طرف نہیں رہا - کیا عجب کہ جرمنی توپوں کی باقاعدہ چال کے آگے فرانسیسی توپوں کی تیز رفتاری پیش نہ چلتی ہو ' اور وہ خطرہ جس میں بلغاریوں نے جلد بازی کو کام میں لاکر اور اڈریا نوپل سے بے تحاشا آگے بڑھکر اپنے کو ڈالدیا تھا ' اب اُنکے سامنے آگیا ہو - آیندہ کا علم ہمیں نہیں ہے ' اور نہ ہم چاہتے ہیں کہ کسی قسم کی پیشین گوئی کریں ' مگر قاعدہ ہے کہ جب کوئی فوج پسپا کردیجاتی ہے ' تو اُسے بہت سارے نقصانات براشت کرنے پڑتے ہیں - ترکوں کو پسپا ہونے کی مصیبتوں کا تجربہ ہو ہی چکا ہے - قرائن تو کچھہ ایسے نظر آرہے ہیں کہ گویا بلغاری کوئی دن میں بوریا بدھنا سنبھالکر ترکی حدود سے نکلنے پر مجبور ہو جایں گے ' اور عنقریب اس دنیا کو جو قسطنطنیہ میں بلغاری افسروں کے وصول کی خبر کا کبھی انتظار کرتی تھی ' یہ خبر سنائی جاے گی کہ بلغاری مصطفے پاشا کے اسٹیشن پر حواس باختہ نہایت اضطراب کی حالت میں کھڑے ہیں کہ کب گاڑی آے اور ہم وطن مالوف کو سدھاریں !

بلغاري فتوحات کي تکذيب

—*—

اخبار " استينڈرڈ " کا فوجي نامه نگار ۳۱ اکتوبر کو ميدان جنگ سے لکھتا ھے :

لوگ کہتے ھيں که ترک گرادیے گے ' ممکن ھے که گرادیے گئے ھوں ليکن وقت' واقعات کے چہرے سے پرده اٹھا ديگا - بلغاريوں کے لبوں پر کل تک تو مہر لگي ھوئي تھي ' آج يوں گويا ھوے ھيں که دو لاکھه عثماني فوج بے تحاشا بھاگي جاتي ھے ' اور بلغاري اسپ سوار بے طرح اُنکو دوڑا رھے ھيں - ايسي باتيں گو انسان کي متخيله اور تصور کو سرشار کوديتي ھونگي ' ليکن صداقت کا نقشه نہيں دکھاتيں - اس اعجوبه خيز لڑائي ميں کوئي انقطاعي جنگ نہيں ھوئي ' اگر کچھه ھوا ھے تو پے درپے فرار اور حوالگي کا ادعا ' اور جنّوں کي سي فتح مندي کي افسانه سرائي !

اس لڑائي پر مجھکو ايک حکايت ياد آگئي - ايک مرتبه چند لڑاکے مرغ ايک گھريلو مرغ پر پل پڑے - يه لڑاکے مرغ ھر طرح کے ھتيار' اور قوي بغض و عداوت سے آراسته تھے - ليکن گھريلو مرغ ضعيف و نا تواں' جنگ سے ھارب ' اور صرف قدرت کے دیے ھوئے ھتيار' يعني فرسوده پروں سے مسلح تھا ' ليکن ساتھه ھي وہ جسيم بھي تھا ' چمڑا سخت و کرخت ' اور اُسميں دفاعي استعداد بھي بے حد تھي - آغاز ھي سے تمام لڑاکے مرغ اُس پر ھلا کر چکے تھے - پہلي بار اسکا ايک پر ادھيڑ ليا ' دوسري بار دوسرا ' اور يوں اسکے تمام پر نوچ ليے - ليکن ھر ھر بار دنيا ميں يه مشہور کرديا گيا که ابکے ضرور آخري اور کاري ضرب لگادي ھے -

ليکن حقيقت يه ھے که مرغوں کو کہيں بھي کاري ضرب لگانے کا موقع نہيں ملا اور ضرب کي اصلي جگهه تک رسائي نہيں ھوئي - ھاں اس ناشاد ترک مرغ کے پر ضرور نوچ لئے ھيں' ليکن جہاں کاري ضرب لگ سکتي ھے' وھاں تک تو يه تا قيامت نہيں پہنچ سکينگے -

صوفيا کي تار برقياں کہتي ھيں که " ترکوں کے لشکر کا کامل طور پر تعاقب کيا گيا " - اس فتح عظيم کے دعوے کي بنياد اس پر ھے که (لو لي برغاس) ميں ترکي ميسرہ " کچل ديا گيا " - سرکاري بيان ھے که ترک لو لي برغاس سے (چور لو) کيجانب " بھگادیے گئے " پھر ايک سرکاري بيان ھے که (چورلو) کيطرف ترکي فوج درھم برھم ھو کر " بھاگ گئي " - ميں ان تمام خبروں کو کذب و افترا خيال کرتا ھوں' اور يه کہنے پر مجبور ھوں که ترکي ميسره لو لي برغاس ميں عمده مقابله و جنگ کے بعد بالکل انتظام و قاعده کے ساتھه درياے ارجين کے پيچھے چلا گيا -

بلغاري يه کہتے ھيں که ترکي ميسره بھگا ديا گيا ' ليکن ميں حيران ھوں که اس سخت جهوٹ کو کيا کہوں ؟ ميمنه اور قلب ' اصلاح و درستگي ميں مصروف تھے ' يعني قلب وائزا کيطرف بڑھه رھا تھا ' اور ميمنه استرانجه پر قابض رھنا چاھتا تھا - سوفيا کي روايت کے مطابق ترکي ميسره نے شکست کھائي اور اسکا قلب و ميمنه پيچھے ھٹنے پر مجبور ھوگيا - سوفيا والے کہتے ھيں که ترکوں کے قابو ميں جو خط ميدان ھے ' وہ چور لو سراے اور استرانجه کا خط ھے - پس بلغاريوں ھي کي زبان سے يه ثابت ھوگيا که قسطنطنيه کا راسته ترکوں کے ھاتھه ميں ھے ' اور بلغاريوں کي پيش قدمي نامراد رھي ھے - خلاصه يه که بلغاريوں کي خود ساخته فتح عظيم کا ميں تو قائل نہيں - ھاں اسقدر قائل ھوں که ممکن ھے ' اُس مرغ کے چند پر جھڑ گئے ھوں ' ليکن اسکے توپ نما سر کو تو ابھي کوئي کاري ضرب نہيں لگي ھے -

---

عربي و ترکي ڈاک

—*—

المويد کے خاص تار اور عثماني دفتر جنگ کے اعلانات

—*—

يوناني شکست

(باب عالي ۴ نومبر)

غربي عثماني فوج کے سپه سالار نے ھمکو اطلاع دي ھے (بانيجه) کے قريب کل جو لڑائي ھوئي ھے' اسميں يوناني فوج کو سخت شکست ھوئي - آج دنکو ھمارا لشکر پيش قدمي کرتا رھيگا -

---

مناستر

والي مناستر کا تار مظہر ھے که دشمن کي جمعيت ايک ھزار سے زياده تھي اور تو کچھه نہوسکا ' (يعقوب بک) نامي ايک گاؤں ميں آگ لگادي ليکن جب عثماني لشکر پہنچا تو بھاگ گئے -

---

بانيجه پر عثماني قبضه

(ايضاً) آج رات کو ھمارا لشکر (بانيجه) پر قابض ھوگيا -

شتلجا کي طرف ھٹنا ايک جنگي مصلحت پر مبني تھا - نه که شکست پر

(انضولي حصاري ۴ نومبر)

مشرقي عثماني فوج نے يه محسوس کيا که موجوده خط مدافعت وسيع ھے اگر تنگ ھوجاے تو کاميابي وغلبه کا پہلو اور زياده زوردار ھو جائيگا - اسليے چتلجا کے خط مدافعت تک فوج ھٹ آئي ھے -

---

ايڈريا نوپل ميں بلغاريا کي ھزيمت

(انضولي حصاري ۵ نومبر ۳ بجے دن)

قلعهاے (ادرنه) کي محافظ فوج کو حکم ديا گيا ھے که دشمن سے لڑنے کے ليے نکلے - چنانچه فوج نکلي اور لڑائي شروع ھوئي - بحمد الله که ھم کامياب ھوے - غنيمت ميں سامان جنگ بکثرت ھاتھه آيا -

---

عثماني فتح عظيم

ايک ھزار بلغاري قتل اور ۱۷ سو گرفتار ھوے

(شور لو) ميں ايک شديد معرکه ھوا ' جسميں بلغاريا کے ايک ھزار آدمي کام آئے اور ۱۷ سو ھم نے گرفتار کيے - (کامل پاشا)

ريوٹر کي تکذيب

ايڈريا نوپل ميں ترکوں کو کوئي شکست نہيں ھوئي

(باب عالي ۵ نومبر)

عثماني شرقي فوج کي شکست کي جو خبر ريوٹر نے شائع کي ھے اُس کي کوئي اصليت نہيں - کامل پاشا (وزير اعظم)

ايڈريا نوپل ميں بلغاريوں کي بربادي

(انضولي حصاري ۶ نومبر)

ادرنه ميں ھماري فوج کو پے درپے کاميابياں ھو رھي ھيں بلغاري اب اسقدر تھک گئے ھيں که مقابله کي تاب نہيں

اشقودره ميں مانٹي نگرو کي تباھي

(ايضاً) اطراف اشقودره ميں مانٹي نگروي فوج سے برابر معرکے ھو رھے ھيں - ان تمام معرکوں ميں دشمن کو سخت شکستيں ھوئيں -

ریوٹر ایجنسی کی دروغ بافیوں کی بکلی تردید

(ایضاً) خبر رساں کمپنیاں جو ناگوار خبریں بعض معلوم الحال ذرائع سے شائع کرتی هیں ' انکی کوئی اصلیت نہیں ہے - اسوقت تـک خدا کے فضل سے همیں همیشه فتح ونصرت حاصل هوتی رهی فوجی جمیت کی ترقی کے ساتهه همارے مقاصد بهی وسیع تر هوتے جاتے هیں - (کامل پاشا)

بلغاری قوت کا خاتمه

(ایضاً) بعض سیاسی حلقوں سے معلوم هوا ہے که کل شب کو آدهی رات کے بعد ایک تار قسطنطینیه سے اس مضمون کا پہنچا ' که چتلجا کے خطوط مدافعت کے سامنے بلغاریا کے پیر اکهڑ گئے هیں اورگو نئی فوج مدد کے لیے بلوائی گئی مگر پهر بهی شکست هی هوئی - فوج کا شیرازه بکلی درهم و برهم هوگیا ہے -

سلانیک کے میدان جنگ پر قبضه

(انضولی حصاری ۵ نومبر ۳ بجے)

قسطنطنیه میں آئے هوے تار مظہر هیں که چتلجا کے خط مدافعت کی طرف واپسی میں (جیسا که خیال تها) کامیابی هوئی اور دشمن کو سخت شکست هوئی - (دره آنماج) اور (سلانیک) کے درمیاں میں جو خط مدافعت همارے هاتهه سے نکل گیا تها ' وه هم نے پهر واپس لے لیا ہے -

سرویا کو شکست

(باب عالی ۶ نومبر ۹ بجے)

جسطرح که هم نے کل کے معرکه میں یونانی فوج کو پیچهے هٹنے پر مجبور کیا تها ' غنیمت میں بہت سا سامان جنگ ملا تها ' اور بہت سے مقامات (پوزیشنز) واپس لے لیے تهے ' اسی طرح آج بهی غربی عثمانی فوج کے سپه سالار کے تار سے معلوم هوتا ہے که (برلبه) میں سرویا کا ایک رساله اور میٹر توپوں کا ایک بلوک درهم برهم کردیا گیا - دشمن کا سخت نقصان یقینی طور پر بیان کیا گیا ہے ' کئی افسر اور بے شمار سپاهی کام آئے - غنیمت میں همیں پچاس سے زیاده جانور بهی هاتهه آے -

سروین حدود پر عثمانی قبضه

(ایضاً ۳ نومبر)

هماری فوج نے (بالاس) اور (تملی) کو واپس لیلیا اور اس پر اب پورا قبضه ہے -

تسخیر بلاس کی تصدیق

(انضولی حصاری ۹ نومبر)

هماری فوج نے شہر (نبی کوئی) واپس لیلیا - شہر (بالاس) مسخر هوگیا - دشمن نے گاؤں جلانا شروع کردیے هین - ایڈریانوپل میں هماری حالت بہت اچهی ہے -

یونانیوں کی مکرر تعذیب

(باب عالی ۱۰ نومبر)

(سوروبچ) میں همارا لشکر یونانی فوج کے مقابلے پر پهر فتح یاب هوا - ۱۷ توپیں اور بہت سا سامان جنگ غنیمت میں ملا - دشمن کی فوج نہایت بے ترتیبی سے بهاگ گئی -

بقیـــه

شـــذرات

—:*:—

جنـگ یورپ و ترکی

—*—

یورپ کے شطرنج بازان سیاست سے جو لوگ واقف هیں ' وه آغاز جنگ سے کہه رهے تهے که چند کوهستانی ریاستیں جنکو غلامی و محکومی کا طوق اتارے هوے زیاده عرصه نہیں هوا ' کبهی اسقدر پرخطر جرات نہیں کرسکتیں - قطعاً ان مجسمه هاے عدوان و فساد میں کوئی دوسری روح ساری ہے ' اور وهی انکو حرکت میں لا رهی ہے - دول یورپ کی پس پرده سازشیں تو همیشه سے اشکارا هیں ' مگر چونکه تمام علم برداران صلیب اس مقدس جنـگ سے دم کشاں الگ کهڑے تهے ' یعنی ڈپلامیسی کی زبان میں نیوٹریلٹی (نا طرفداری) کا اعلان کردیا تها ' اسلیے ظاهر بیں نظریں اس نکته تک نہیں پہنچ سکیں - مگر زمانه کے هاتهه نے اس پرده کو بہت جلد چاک کر ڈالا ہے اور گو اصلی واقعات ابهی سامنے نہیں آئے هیں ' تاهم جسقدر اسوقت تـک معلوم هوسکا ' وه کشـف حقیقت کیلیے کافی ہے :

اعلان جنگ کے بعد یورپ نے دو اعلان کیے تهے :

(۱) جغرافیۂ بلقان میں کسی طرح کا تغیر نه هوگا -

(۲) دول یورپ بهمه وجوه نا طرفدار رهیں گے -

لیکن آغاز جنگ میں فتح و شکست کی تقسیم اس قدر خلاف توقع هوئی که یورپ کو اپنے قبل از جنگ خیالات پر نظر ثانی کرنے کی جلد هی مہلت مل گئی ' اس نے دیکها که وه بلقان کی آتشبازی بہت جلد شش صد ساله قصر خلافت عثمانیه کو زمین کے برابر کر دیگی - ایسی حالت میں اگر یورپ ریاستہاے بلقان کو انـکی فرضی جنـگ آرائی کے بعد "ثمرات فتوح" سے لذت یاب هونے نه دیگا تو مسئله مشرقی کے انفصال کی ایک بہت بڑی پیدا کی هوئی فرصت هاتهه سے نکل جاے گی - یه حکم یورپ کے ایوان سیاست سے صرف اسلیے صادر هوا تها که اگر فتح و ظفر کا هاتهه ترکوں کے هاتهه میں هو ' تو وه همیشه کے لیے ان مار هاے استین کو کچل نه سکے ' اور منسٹر گلیڈ سٹون کی زبان میں جو کچهه " هلال سے صلیب کے پاس جاے ' وه پهر هلال کے پاس واپس نه آئے - "

خیالات کے اس دیک الموسم (ویدر کاک) کا رخ بالکل بدلگیا ' اور نه صرف دنیاے اقلام و صحائف میں ' بلکه اس عالم سیاست میں بهی ' جہاں کا امتیازی وصف پیش از وقت خیـالات کا ظاهر نه کرنا سمجها جاتا ہے - هاوس آف کامنس کے سوال و جواب اور مدبران انگلستان کی تقریروں سے اخبار بیں نا آشنا نہیں هیں -

نا طرفداری پر جسقدر عمل هوا ' اُسکے بیان سے پہلے دول کے باهمی تعلقات کو سمجهه لینا چاهیے - انگلستان کا شاهی مذهب پروٹسٹنٹ ہے - اگر کوئی بادشاه پروٹسٹنٹ کے بدلے کوئی اور مذهب قبول کرلے تو پهر انگلستان کا عصاے حکومت اسکے هاتهه میں نہیں رهسکتا -

بلغاریا اور اسکی ریاستوں کا مذهب ارتهوڈ کس چرچ کی پیروی ہے - بلقانی ریاستوں اور روس کا شاهی مذهب بهی یهی ہے - روس حمایت ارتهوڈکس کا مدعی ہے ' اور اسی نام سے وه ایک بار دولت عثمانیه کے مقابله میں اعلان جنـگ کرچکا ہے - انگلستان اور روس کے حدود سلطنت بہت قریب هوتے جاتے هیں ' اور اس همسائگی کا نتیجه ایک هولناک جنـگ کا انتظار ہے ' گو بالفعل اتحاد ثلاثه کے غبار میں وه نمایاں نہیں -

اس مختصر بیان کو پیش نظر رکھنے کے بعد غور کیجیے کہ اگر انگلستان موجودہ جنگ میں ناطرفدار نہ ہوتا، تو ان چار حکومتوں میں سے کس کی طرف مائل ہوتا؟

(۱) ریاستہاے بلقان کا سرگروہ اسوقت بلغاریا ہے -

(۲) بلغاریا ہمیشہ روس کی پشت پناہی سے مستفید ہوتی ہے

(۳) روس کے اثر و نفوذ کی توسیع انگلستان کے مصالح ملکی کے لیے مضر ہے -

(۴) ان چاروں حکومتوں میں یونان سب سے کم روس کے اثر میں ہے -

ان مقدمات کی ترتیب سے یہی جواب ملتا ہے کہ انگلستان کی دوستی کا سب سے زیادہ مستحق یونان ہے، اور وہ اسی کا ساتھ دیتا -

المؤید نے دو تفصیلی تار شائع کیے ہیں، جنسے معلوم ہوتا ہے کہ ملکۂ انگلستان نے شاہ یونان کو انکی فتوحات پر تبریک و تہنیت کا تار دیا، اور روس نے اسی طرح شاہ سرویا کو مبارکباد کا تار بھیجا -

پس یہ ہے انگلستان اور روس کی ناطرفداری!

مگر نقص ناطرفداری کی یہ پہلی منزل ہے، روس کی پوشیدہ مالی و فوجی مساعدت و حمایت کے واقعات صریح اسکے علاوہ ہیں اور آغاز جنگ سے انکا سلسلہ برابر جاری ہے -

رومانیا کے اخبارات نے جو پردے فاش کیے ہیں، اور جو تفصیلی حالات لکھے ہیں، انکو ہم پھر کسی وقت لکھیں گے - یہاں صرف ایک واقعہ درج کر دیتے ہیں - دار الحکومت رومانیا کے اخبارات اطلاع دیتے ہیں کہ روس کے فوج نظامی سے پندرہ ہزار آدمی مع صدہا توپوں، ذخائر جنگ، اور تین جنگی ہوائی جہاز کے بلغاریا گئے ہیں، تاکہ میدان جنگ میں شریک ہوں - ایک اور رومانی اخبار بیان کرتا ہے کہ روسی اسٹیمر جسکا نام (سان جورج) ہے صدہا روسی سپاہیوں کو (روسچق) لے گیا ہے - اسمیں تمام روسی سپاہی اپنی وردیاں پہنے ہوے تھے - یہ صرف ایک دفعہ نہیں ہوا بلکہ روزانہ روسی اسٹیمر بلغاریا کے لیے مہمات جنگ لایا کرتا ہے - حال ہی میں (روسچق) دو ہوائی جہاز پہنچاے گیے ہیں

چتلجا کے خطوط دفاع

—*—

(چتلجا) کے جو حالات تازہ عربی ڈاک سے معلوم ہوے ہیں انکا خلاصہ یہ ہے:

بحر اسود کے قریب بحیرہ (ترقوس) اور بحیرہ (مار مورا) کے درمیان میں ایک خلیج ہے جس کو (بیوک سکمجہ) کہتے ہیں - اس خلیج میں ایک جزیرہ نما ہے جسکا نام (ترافیہ) ہے - چتلجا کے خطوط دفاع اس سلسلہ استحکامات سے پیدا ہوتے ہیں جو اسی جزیرہ نما میں پھیلے ہوے ہیں - یہ قسطنطنیہ سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر ہیں - عرض ۱۵ اور ۱۶ میل کے درمیان میں ہے - اسمیں قلعوں اور استحکامات کی تعداد ۳۰ سے زائد ہے - یہ استحکامات اور قلعے ۵۰ فیٹ بلند ٹیلوں پر ہیں - موسم سرما میں برف و باران کے قدرتی استحکامات کسی کو ان مصنوعی استحکامات کے پاس نہیں آنے دیتے -

یہاں ریل ہے جو (یاغلیش) اور (چتلجا) کی طرف سے جاتی ہے، سنہ ۱۸۷۷ ع کی جنگ روس و ترکی میں یہ استحکامات تیار کراے گیے تھے - سنہ ۸۸ ع میں روس نے ان پر حملہ کیا اور ایک عرصہ تک محاصرہ کیے پڑا رہا، مگر آخر کار ناکام واپس گیا - اسکے بعد بھی کچھ تغیرات ہوئے ہیں، مگر تفصیل بیان نہیں کی جا سکتی -

ایشیاے کوچک سے جو سیلاب فوج امدا آرہا ہے، اسکی وجہ سے محافظ فوج (گیریزن) کی ایک بہت بڑی جمعیت یہاں فراہم ہوگئی ہے اور روز بروز بڑھتی جاتی ہے -

هفتهٔ جنگ

—*—

الحمد للہ کہ ہم نے اور تقریباً تمام مسلمانوں نے جنگ کے متعلق جو رائیں قائم کی تھیں، انکے ظہور میں واقعات نے دیر نہیں لگائی، اور اس ہفتے قطعی اور آخری تصدیق عثمانی فتح و نصرت اور بلقانی شکست و خسران کی ہوگئی: فقطع دابر القوم الذین ظلموا، والحمد للہ رب العالمین -

ادھر دو ہفتے سے جنگ کا موسم بالکل بدل گیا تھا، خبروں نے آہستہ آہستہ لہجہ بدلنا شروع کردیا تھا، اور خود صوفیا اور بلغراد سے بھی جو خبریں تقسیم کی جاتی تھیں، انمیں ادعا اور جوش کا عنصر روز بروز گھٹ رہا تھا، لیکن پھر درمیان میں بلقانی آش کذب فروشی میں ایک ابال تازہ آیا، اور فتح مناستر کی خبر اپنے قدیمی لہجے میں شائع کردی -

ہم نے جنگ کے تازہ واقعات پر بحث کرتے ہوئے لکھدیا تھا کہ اس خبر کے تمام ابتدائی اجزا جس طرح خود بخود غلط تسلیم کرلیے گئے ہیں، اسی طرح قریب ہے کہ سرے سے تسخیر مناستر کا واقعہ بھی محض بے سر و پا ثابت ہوگا، اور زیادہ سے زیادہ اتنی اصلیت نکلے گی کہ مناستر کے قرب و جوار میں نہیں جنگ ہو رہی ہے -

اس تار نے اس خیال کو بعینہ واقعہ ثابت کر دیا، کیونکہ لکھا تھا کہ جنوب میں ایک لڑائی ہو رہی ہے اور تسخیر کی خبر بالکل کذب و افترا ہے -

ہم نے اور جو قیاسات "النبا العظیم" کے دو نمبروں میں ظاہر کیے تھے، وہ بھی ایک ایک کرکے سامنے آرہے ہیں، ہم نے پہلے ہی دن جبکہ تمام عالم ترکوں کی طرف سے مایوس ہو رہا تھا، لکھدیا تھا کہ بلغاریا کی جو کچھ طاقت تھی، وہ قرق قلعسی میں ختم ہوگئی اور اب بہت جلد عثمانی مدافعت کی "بنیان مرصوص" کھڑی ہوجاے گی - چنانچہ اس تار کے علاوہ اب خود صوفیا اور بلغراد میں اقرار کرلیا گیا ہے کہ "سردست جنگ از سر نو شروع نہیں کی جا سکتی" اور صلح کی جو شرطیں فاتحانہ حق کے ساتھ پیش کی گئی تھیں، انہیں جب باب عالی نے ٹھکرادیا، تو پھر کہا گیا کہ یہ کچھ آخری شرطیں نہ تھیں - یہ انکے علانیہ اقرار ہیں، اور اصلیت کو پوچھیے تو آسکی حالت نہیں معلوم کیا ہوگی؟

اس تار سے اس ابلیسانہ چالاکی کا بھی پتہ چلتا ہے، جو مسئلہ صلح کی اشاعت سے یورپ کو مد نظر تھی، اور جسکے سرائر و خفا یا اب آہستہ آہستہ سامنے آرہے ہیں - دراصل بلغاریا ایک طرف تو اپنی فرضی فتوحات کی اشاعت سے یورپ کو پس پشت علانیہ آجانے کا موقعہ دے رہی ہے، دوسری طرف ایڈریا نوپل پر موت کا شکار ہوجانے کے بعد چاہتی ہے کہ عثمانی حملہ کے گھوڑوں سے کسی طرح اپنی نعش کو بچالے - صلح کی درخواست اسی سے پیش کی، اور اس جنگ میں کسی ایک فرضی فتح کے اعلان کے بعد تمام یورپ کا باسم صلح و اصلاح آ موجود ہونا پیشتر ہی سے طے کرلیا گیا تھا -

نامہ نگاران جنگ بھي اب سچ بولنا کچھہ کچھہ سیکھتے جاتے - ایڈریا نوپل کے قریب تین میل تک بلغاري لاشوں کے معائنے کي اب هم کو حبر سنائي جاتي هے - لندن میں یقین کیا جاتا هے که بلغاریا کا دیواله نکل گیا ' اس وقت تک ایک لاکهه آدمي ته تیغ هو چکے هیں ' اور اب آدمیوں کے قحط کا یه حال هے که سترہ برس کے لڑکے جنگی مشق جنگ چند هفتوں سے زائد نہیں ' بھرتي کر کے بھیجے جا رهے هیں - تعجب هے که ترک تو آغاز جنگ سے صرف گرفتار هوتے اور بھاگتے هي رهے ' یه ایک لاکهه آدمي کس تلوار کي کاٹ هے ؟

شتلجا کي مضبوطي اور عثماني مدافعت - پورٹ ارتھر کو دهرا رهي هے - تمام نامه نگار اقرار کرتے هیں که ناظم پاشا کي مدافعت نے بلغاریوں کو بدحواس کر دیا هے - آخري خبر یه هے که اس وقت ایک لاکهه جنود مجندہ شتلجا میں موجود هے : (ان اللہ یحب الذین یقاتلون في سبیله صفاً ' کانهم بنیان مرصوص (۶۱ : ۳)

هیضے نے بھي عثماني تلوار سے پہلے کام کرنے کیلیے اپنا لشکر عظیم بھیجدیا هے اور یه لاشوں کي کثرت کا ثبوت هے - رسد کي قلت فاقه کشي تک پہنچ گئي هے ' اور روز بروز بڑھتي جاتي هے :—
لیس لهم طعام الا من ضریع ' لا یسمن ولا یغني من جوع (۸۹ : ۶)
ترکوں کا پیچھے هٹتے آنا اسي وقت کیلیے تھا ' اب بلغاریا نه تو پیچھے جا سکتي هے اور نه آیندہ کي راہ کشادہ هے : ثم لایموت فیها ولا یحیي (۸۶ : ۱۴) فذاقت وبال امرها ' وکان عاقبة امرها خسرا [پس وہ اپنے کیے کا وبال اب اچھي طرح چکهه رهي هے اور اسکي پیش قدمي کا آخري نتیجه خسران و هلاکت هي تھا]

بلغاریا نے صلح کیلیے ایڈریا نوپل اور سقوطري کے قبضے اور چتلجا کے مزید استحکام کي بندش کو پیش کیا تھا ' مگر باب عالي نے پوري استقامات کے ساتھه انکار کردیا - اب دوبارہ گفتگوئے صلح کے اجرا کي خبریں آرهي هیں اور کہا جاتا هے که فریقین کے وکلا بھي نامزد هوگئے هیں -

---

و جنود ابلیس اجمعین

— * —

بالاخر دول یورپ نے باب عالي پر صلح کے لیے یا بالفاظ مناسب تر اپنے جدید عمل قطع و برید کے آگے سر تسلیم خم کر دینے کے لیے زور دینا شروع کر دیا ' اور اول روز سے اسي وقت کا انتظار تھا -

تار برقیاں ابتک مبہم اور مشتبه هیں ' بلقاني اتحاد میں پھوٹ پڑچکي هے ' یونان اور بلغاریا ایک دوسرے کو گھور رهے هیں - آسٹریا اور روس کي طیاریوں اور جرمني کے پوشیدہ انتظامات کي خبریں بھي برابر آرهي هیں - ترکي کیلیے میدان جنگ نہیں ' بلکه همیشه یہي وقت نازک رها هے ' کامل پاشا کي وزارت اس خطرہ کیلئے خطرۂ عظیم هے اب تو وقت آگیا هے که ترکي روز روز کي آفتوں کي جگهه ایک هي آفت کے لیے مستعد هو جاے اور اسلام اپنے مستقبل کا انهي گھڑیوں کے اندر فیصله کرلے ' پہلو کے زخموں کي کب تک مرهم پٹي کي جاے گي ؟

لیکن آہ اے قسطنطنیه ! اے محبوب القلوب جمیع عالم اسلامیه ! اے مایۂ حیات چهل کرور نفوس عالم ! اور اے وہ افق امید کي روشني جو اقبال اسلامي کے آفتاب کي آخري کرن هے ! ! یاد رکهه که یه تیرے امتحان کي آخري منزل هے ؛ تیرے ثبات و عزم کي انتہائي آزمائش هے ! چالیس کرور دلوں کي نگاهیں اس وقت تیري طرف ٹکٹکي لگاے هوے هیں ! خدارا ایسا نه کیجیو که همارے دل زخمي هو جائیں ' اور هماري آنکھوں کے لیے دائمي خونباري هو ! آہ اے حیات اسلامي کي آخري رشتۂ امید ! تجهکو کیا معلوم که تیرے لیے همارے دلوں کا کیا حال هے ؟ پھر تیرے هاتهه هے که چالیس کرور امیدوں کی عزت رکهه لے ' یا انکو وقف طعنۂ اغیار کردے ! اگر تیري سر زمین پر تمام بسنے والے کٹ جائیں ' انکے خون کي چھینٹوں سے تیري عظیم الشان مسجدوں کي دیواریں لاله گوں هو جائیں ' قصر چراغان کا صحن لڑکر مرجانے والوں کي لاشوں سے پٹ جاے ' تو همیں تجهسے کوئي شکوہ نہیں ' لیکن اگر تونے ذلت کي فرصت کو عزت کے فیصلے پر ترجیح دي ' اور اپنے سر کو قائم رکهه کر راضي هوگئي که بچے هوے بقیه اعضا بهی کاٹ لیے جائیں ' تو یاد رکهه که گو تو زندہ رهے گي ' مگر همارے دل مرجائیں گے - ! !

مسیحي اخلاق ورحم کا اب وقت آگیا

— * —

آج کي تار برقیوں میں ایک تار نہایت دلچسپ هے :

ایک ذمه دار شخص نے بیان کیا هے که بلغاریا اپنے پہلے حد سے زیادہ جوش کے بدلے اب اعتدال اور سنجیدگی اختیار کرنے کي کوشش کر رهي هے اس سے ' اسکا مقصد یه هے که یورپ کو اپني معقول پسندي اور سنجیدگي کا یقین دلائے -

اس خیال سے که ترکوں کے جذبات کو صدمه نه پہنچے وہ ترکوں کو چتلجا کے چھوڑنے پر مجبور نہیں کریگي - اور اڈریا نوپل کي محافظ فوج کو جانے کي اجازت بھي دیگي -

اس تار کے بعد بھي کیا دنیا کو بلغاریا کي فتح مندیوں پر اعتقاد باقي رهے گا ؟

هلال اور صلیب

هلال کي روشني میں

— * —

جنگ طرابلس جب شروع هوئي ' تو ترکوں کي غفلت اور بربادي پر دوستوں نے حسرت کے آنسو بہاے ' اور دشمنوں نے غلغله هاے شادماني بلند کیے - لیکن پھر اسکے بعد کیا هوا ؟ سال بھر تک دنیا نے کیا دیکھا ؟ عثماني افسروں کي شجاعت اور جانفروشي هي نہیں ' بلکه بادیه نشینان عرب کي گیارہ گیارہ برس کي لڑکیوں نے بھي اپني عظمت کا اقرار کرا لیا -

یہي حال موجودہ جنگ کا هے - بلقانیوں کي مکذوبات نے تمام دنیا کو ترکوں کي طرف سے مایوس کردیا ' دوستوں کي رائیں بھي متزلزل هوگئیں ' لوگ بے اختیار کهه اٹھے که عثماني خون کي آگ اب بجهه گئي - خود مسلمانوں میں بعض منافقین نے اپنے نفاق کے اظہار کیلیے اس فرصت کو غنیمت سمجھا ' اور هندوستان کي حزب المنافقین کے ایک سرگرم ممبر نے تو یہاں تک لکھدیا که "چونکه ترک اپني حفاظت نہیں کرسکتے ' اسلیے قرباني کي کھالوں کي قیمت دینے کي کچھه ضرورت نہیں - همارے قومي کام بہت سے رکے پڑے هیں "

میں جب کبھي قرآن کریم کو کھولتا هوں تو صاف نظر آتا هے که غزوۂ طرابلس کو جس طرح بہت سي باتوں میں آغاز اسلام کے غزوۂ بدر سے مشابہت تھي ' بالکل اسي طرح اس جنگ کو اسماً

; معناً " جنگ احزاب " سے ہے ' جسکا حال سورۂ احزاب میں بیان کیا گیا ہے - في الحقیقت جس طرح وہ جنگ مسلمانوں کیلیے ایک بہت بڑي آزمایش ' اور نفاق و ضعف ایماني کے ظہور کیلیے ایک ابتلاے الهي تهي ' بالکل اسي طرح اس جنگ کو بهي خدا نے همارے لیے ایک وسیلۂ آزمایش بنایا : هنالك ابتلي المسلون و زلزلوا زلزالاً شدیدا -

لیکن اب واقعات سے پردے اٹهه رهے هیں ' اور دوست و دشمن ' دونوں کي نظریں اصلیت کے احساس و اقرار کو ناگزیر دیکهه رهي هیں - هر نیا روز جو آتا هے ' کشف حقیقت کا ایک پیام تازہ هوتا هے - اس وقت تک پورے حالات روشني میں نهیں آئے هیں ' مگر پهر بهي جس قدر سامنے آگئے هیں ' ان سے معلوم هوتا هے که نه تو عثماني نسل نے اپني اٹهه سو برس کي روایات کو ابهي بهلایا هے ' اور نه فرزندان اسلام کي جانفروشیوں نے پرستاران صلیب کے مقابلے میں شکست کهائي هے - اب بهي هر ترک سپاهي " ترک سپاهي " هے ' اور اپنے شرف اسلامي کو بهولا نهیں :

هست مجلس براں قرار که بود
هست مطرب براں ترانه هنوز

اخبار " جرنل " کے خاص نامه نگار ایم ایڈورڈ هیلسي نے ایک عجیب واقعه کا اپنے تار میں ذکر کیا هے ' جس سے ناظرین کو همارے بیان کي تصدیق هوگي وہ لکهتا هے :

" میں نے رائیکا کے اسپتال میں ایک کمسن ترک افسر کو دیکها - اُسکے جسم کا شاید هي کوئي حصه بچ رها تها ' جسپر خنجر کي کاٹ نه پڑي هو - پیشاني قریباً دو نیم هوگئي تهي - گلے کا زخم بهي کاري تها - سینے اور بازوؤں میں گهري خندقیں پڑگئي تهیں -

" یه شیر دل نهایت کمسن شخص تها - طربوش کے سامنے کي چوکي اسکے زیر کمان تهي - جسوقت آگ کي بارش هو رهي تهي وہ اپنا گهوڑا دوڑاتا هوا بڑها ' اور مانٹي نگرو کي پلٹنوں کو مخاطب کرکے کها " تم میں جو شخص سب سے زیادہ بهادر اور شجاع هو ' میرے مقابلے کو آئے - میں اُس سے دست بدست لڑنا چاهتا هوں "

" اس مقابلے کي صدا سنکر مانٹي نیگرو کي پلٹن سے ایک کهنه مشق اور تجربه کار افسر ' جسکے بال سفید هوگئے تهے ' میدان میں آکهڑا هوا اور چیلنج کو قبول کرلیا - تماشا دیکهنے کي خاطر لڑائي موقوف کردي گئي اور هلال کي دهیمي روشني میں دونوں کي لڑائي دیکهنے لگے "

" مانٹي نیگروي افسر کے کاندهے پر سخت زخم آگیا - من چلے ترک نے حیرت انگیز شجاعت کا ثبوت دیا ' لیکن اخر میں گرگیا اسکي وجهه یه تهي که لڑتے لڑتے اسکا سر اور پیشاني زخموں سے بالکل خون چکاں هوگئي تهي اور انسے بهه کر ایک خون کي چادر اسکي آنکهوں کے سامنے آگئي تهي جس سے وہ بالکل مجبور هوگیا - اُسکا دشمن گهوڑے سے تڑپ کر اُتر پڑا اور اُسکے زخموں کو صاف کرنے کے بعد معالجه کے لئے رائسکا کے اسپتال میں بهیجدیا "

ایم - هیلسي لکهتا هے " یه ترک جانتا تها که میري زندگي کا پیمانه لبریز هوچکا هے ' اور سانس بهت دن تک نهیں چلنے کا - ۲۴ اکتوبر کو طربوش کي توپوں کي آواز اُسکے کانوں میں پڑي تو اُسنے ڈاکٹر سے مخاطب هوکے کها " کاش الله تعالی میرے دشمن کو گولیوں کا نشانه بناتے " وہ ایک بهادر آدمي هے - اُسکو تلوار کي موت کے سوا اور کسي بهانے نهیں مرنا چاهیے "

فهرست

زراعانۂ هلال احمر

— * —

ان الله اشتري من المومنين انفسهم و اموالهم بان لهم الجنه

(۲)

— * —

جناب میاں بسیر الدین صاحب	۵۰۰	جناب میاں محمد امین صاحب	۲۰۰
جناب میاں شمس الدین و محمد امین صاحب	۵۰	جناب میاں فضل دین صاحب	۵۰
جناب میاں فضل کریم و کرم دین و محمد امین سیٹهي صاحب	۲۵	جناب میاں فضل الدین و حاجی شمس الدین و محکم الدین صاحبان	۳۰۰
جناب فضل الهي صاحب	۵	جناب محکم دین صاحب	۵
جناب فتح دین و شمس الدین صاحب	۵۰	جناب میاں شمس الدین و غلام نبي صاحب	۲۵
جناب میاں شمس الدین و محمد امین نورو صاحب	۱۰	جناب میاں محمد دین صاحب	۱۰
جناب میاں فضل کریم سهگل صاحب	۵۰	جناب میاں غلام محمد سهگل صاحب	۲۵
جناب میاں سوداگر دین صاحب	۵	جناب میاں غلام محمد و محمد صاحب	۵۰
جناب میاں فضالکریم و غلام نبي صاحب	۵	جناب میاں غلام نبي و محمد سعید صاحب	۵
جناب قمرالدین غازیوالا صاحب	۱	خورشید جهاں	۵
جناب محمد امین نور صاحب	۵	جناب میاں شمس الدین و احمد دین بخارت والا صاحب	۵۰
جناب غلام نبي صاحب	۵	جناب غلام محمد و محمدامین	۲۰
جناب میاں فضلدین و محمد امین صاحب	۳۰	جناب غلام محمد و غلام نبي صاحب	۵
جناب میاں فضالکریم صاحب	۲۵	جناب میاں فضلکریم و محمد امین صاحب	۲۵
جناب حافظ غلام قادر صاحب	۱		
جناب جے - نرائن بابو صاحب	۵	جناب میاں سوداگرالدین صاحب	۱۰
جناب غلام محمد صاحب	۵	جناب غلام محي الدین	۱۰
جناب محکم دین صاحب	۲	جناب عبد الرؤف صاحب	۲
جناب خلاص خاں صاحب	۲	جناب محمد بخش صاحب	۲
جناب سکندر خاں صاحب	۱	جناب محکم دین نورو صاحب	۱
جناب پیرو شبراتي صاحب	۳		
جناب میاں احمد دین صاحب	۲	جناب لعل خاں صاحب	۲
جناب چهجو صاحب	۲	جناب محمد خاں صاحب	۳
جناب مقبول رحیم صاحب	۳	جناب علي جان صاحب	۱۰
جناب میاں حاجي کرم دین و محکم دین پندار صاحب	۵۰	جناب میاں احمد دین و محمد امین صاحب	۱۰
جناب میاں فضل دین و معظم دین صاحب	۲۵	جناب میاں محمد امین و کرم دین غازیوالا صاحب	۵۰
جناب ملا خاں محمد و محمد امین صاحب	۲۰	جناب میاں محمد دین و غلام محي الدین صاحب	۲۰
کرم دین و محمد امین مومنال صاحب	۶	جناب محمد امین و محمد گل	۱۰
جناب غلام نبي و احمد دین چنڈیوالا صاحب	۲	جناب غلام نبي و سراجدین صاحب	۲
جناب میاں محمد امین سیٹهي صاحب	۲	جناب میاں محمد دین و معظم دین بیتال صاحب	۲

میزان	۱۸۱۷
سابق	۴۸۱۱
میزان کل	۶۶۲۸

هندوستان میں نئي چیز

وہ کمي جو بهت روزوں سے تهي اب دور هوئي

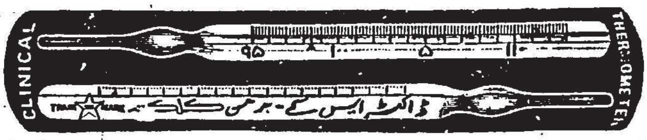

ڈاکٹر برمن کے مشهور ' تهرما میٹر کي تعریف کي بابت کچهه کهنے کي ضرورت نهیں هے - یه ولایت کے ایک مشهور کارخانه سے بنواکر منگایا جاتا هے - چونکه اسکے پارہ کي لکیر خوب موٹي هے - اسوجهه سے کم سن لڑکے ' ضعیف مرد و عورت کو بهي شناخت کرنے مین کوئي دقت نهیں هوتي - انگریزي جاننے کي کوئي ضرورت نهیں - هندي اور اُردو حرفوں میں بهي تهرما میٹر بنوایاگیا هے - جو ایک روپلے کیس میں رهتا هے اور عمدہ کاغذ کے بکس میں معه پرچه طریقه استعمال ملتا هے - ایک مرتبه ضرور منگا کر دیکهیے -

انگریزي تهرما میٹر ایک روپیه چار آنه
اُردو " " دو روپیه
هندي " " دو روپیه

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

شـرح اجـرت اشتـهـارات

—*—

میعاد اشتهار	في صفحه	في کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک هفته ایک مرتبه کے لئے	۱۵ روپیه	۱۰ روپیه	۷½ روپیه	۸ آنه في مربع انچ
ایک ماه چار مرتبه "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنه " " "
تین ماه ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنه " " "
چهه ماه ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنه " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنه " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحه کے لیے کوئي اشتهار نهیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتهارات کو جگهه دیجائیگي -

(۲) مختصر اشتهارات اگر رساله کے اندر جگهه نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رهیں گے لیکن انکي اجرت عام اجرت اشتهارات سے پچیس فیصدي زائد هوگي -

(۳) همارے کارخانه میں بلاک بهي طیار هوتے هیں جسکي قیمت ۸ آنه في مربع انچ هے - چهاپنے کے بعد وہ بلاک پهر صاحب اشتهار کو واپس کردیا جائیگا اور همیشه انکے لئے کارآمد هوگا -

شـرائـط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نهیں هیں که آپکي فرمایش کے مطـابق آپکو جگهه دیں ' البته حتی الامکان کوشش کي جائے گي -

(۲) ایک سال کے لئے اشتهار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں ' چهه ماه کے لئے ۲ اقساط میں ' اور سه ماهي کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرني هوگي اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگي همیشه لي جائیگي اور وہ کسي حالت میں پهر واپس نهوگي -

(۳) منیجر کو اختیار هوگا که وہ جب چاهے کسي اشتهار کي اشاعت روک دے ' اس صورت میں بقیه اجرت کا روپیه واپس کردیا جاے گا -

(۴) هر اُس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل هو ' تمام منشي مشروبات کا ' فحش امراض کي دواؤںکا اور هر وہ اشتهار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقي و مالي نقصان کا ادنی شبهه بهي دفتر کو پیدا هو؛ کسي حالت میں شائع نهیں کیا جاے گا -

نوٹ کوئي صاحب رعایت کے لئے درخواست کي زحمت گوارا نه فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسي قسم کا رد و بدل ممکن نهیں -